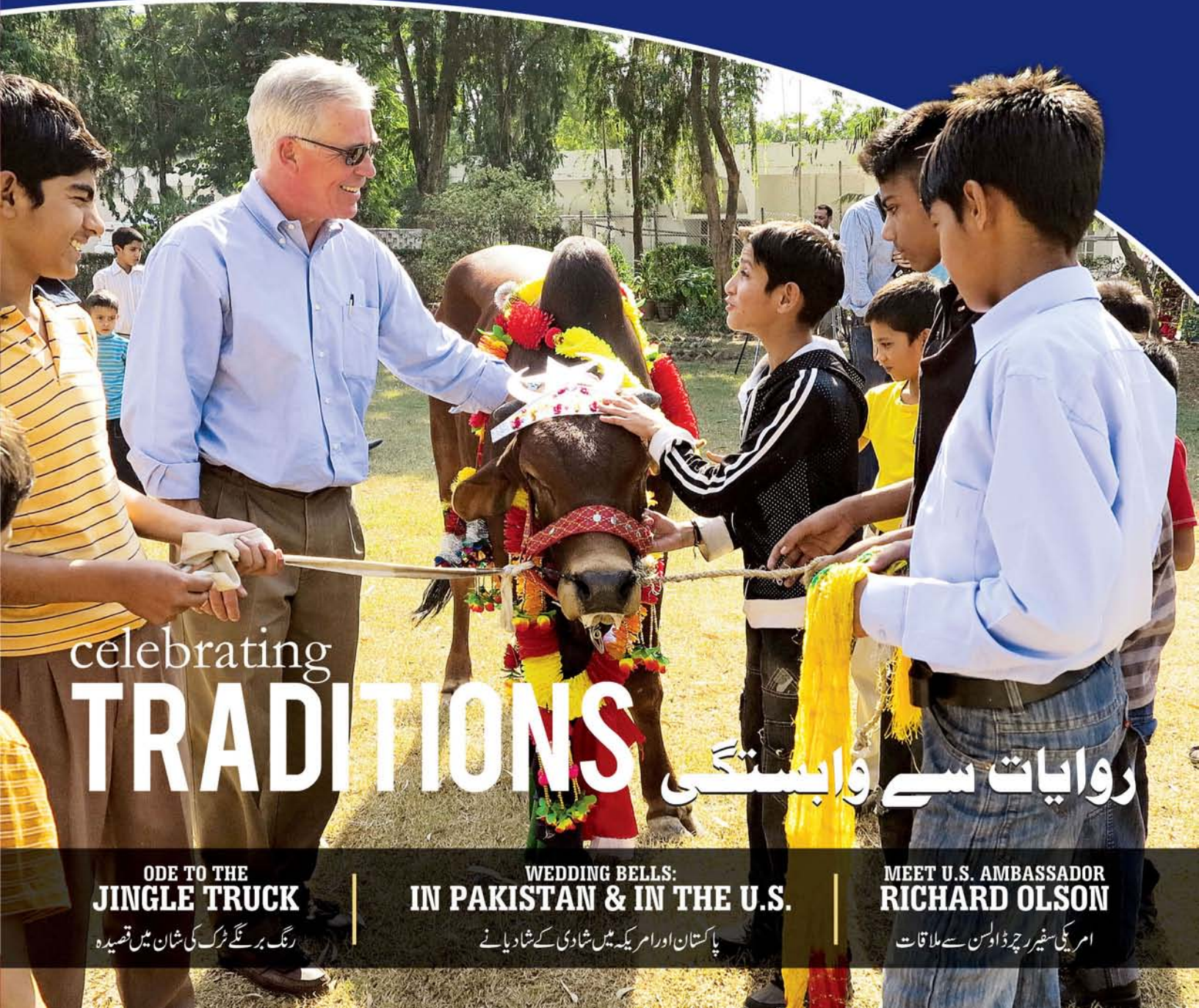


MAR/APR 2013 ISSUE

شماره مارچ/اپریل ۲۰۱۳

☆
خبر و نظر
Khabr
Nazal

U.S. EMBASSY MAGAZINE
NEWS & VIEWS



celebrating

TRADITIONS

روایات سے وابستگی

ODE TO THE
JINGLE TRUCK

رنگ برنگے ٹرک کی شان میں قصیدہ

WEDDING BELLS:
IN PAKISTAN & IN THE U.S.

پاکستان اور امریکہ میں شادی کے شادیاں

MEET U.S. AMBASSADOR
RICHARD OLSON

امریکی سفیر رچرڈ اولسن سے ملاقات



more than
70 JOURNALISTS

from various TV, radio, and print
outlets across Pakistan gathered
in Islamabad for a three-day
media summit

sponsored by
THE U.S. GOVERNMENT

پاکستان بھر کے مختلف ٹی وی، ریڈیو، اور پرنٹ میڈیا سے وابستہ

70 صحافی

امریکی حکومت کے زیر اہتمام ایک تین روزہ میڈیا کانفرنس میں
شرکت کے لئے اکٹھے ہوئے۔

زیر اہتمام
حکومت امریکہ

ایکسی کے فیس بک پیج پر Like کیجئے۔ اور اپنے دوستوں سے بھی کہئے۔

"LIKE" THE EMBASSY'S FACEBOOK PAGE AND SUGGEST IT TO YOUR FRIENDS
f /PAKISTANUSEMBASSY

خبر و نظر Khabr Nazal

U.S. EMBASSY MAGAZINE
NEWS & VIEWS

MAR/APR 2013 ISSUE

شماره مارچ/اپریل ۲۰۱۳

ایڈیٹر ان چیف
کیتھرین شالو
کونسلر فار پبلک افیئرز

Editor-in-Chief
Kathryn Schalow
Counselor for Public Affairs

منیجنگ ایڈیٹر
ریان ہارنس
پریس ایٹاچی اور کنٹری انفارمیشن آفیسر

Managing Editor
Rian Harris
Press Attaché and Country
Information Officer

ایسوسی ایٹ ایڈیٹر
شینا کرام
پبلک ڈپلومیسی آفیسر

Associate Editor
Shayna Cram
Public Diplomacy Officer

رابطہ کا پتہ
خبر و نظر پبلک افیئرز سیکشن

Contacting Us
Khabr-o-Nazar Public
Affairs Section

امریکی پمبسی، رمنا 5، ڈپلومٹک انکلیو، اسلام آباد، پاکستان

U.S. Embassy, Ramna 5, Diplomatic Enclave Islamabad, Pakistan.

بیک گراؤنڈ
خبر و نظر امریکی پمبسی اسلام آباد کی طرف سے شائع کردہ ایک فری میگزین ہے۔
میگزین کو ایک باکس کا پمبسی نے ڈیزائن کیا

Background
Khabr-o-Nazar is a free magazine published by the U.S. Embassy in Islamabad.
The magazine is designed and printed by Black Box Concepts.

پتہ کی تبدیلی اور سبسکرپشن
پتہ کی تبدیلی اور سبسکرپشن کی درخواستیں infoisb@state.gov کو ارسال کیجئے۔

Change of Address and Subscriptions
Send change of addresses and subscription requests to infoisb@state.gov

ایڈیٹر کے نام خطوط
خطوط کا متن 250 الفاظ سے زائد نہ ہو اور اس میں گھسنے والے کا نام، پتہ اور دن کے اوقات کا ٹیلیفون نمبر درج
ہوں۔ تمام خطوط خبر و نظر کی ملکیت سمجھے جائیں گے اور ان کے متن میں اختصار ضروری ہے اور مضمون کو واضح کرنے
کے مقصد سے اصلاح کی جاسکتی ہے۔

Letters to the Editor
Letters should not exceed 250 words and should include the writer's name, address,
and daytime phone number. All letters become the property of Khabr-o-Nazar.
Letters will be edited for length, accuracy, and clarity.

رابطہ رکھئے

Stay Connected

خبر و نظر نیوز اینڈ ویو

Khabr-o-Nazar News & View

infoisb@state.gov

infoisb@state.gov

فون: +92 (0) 51 208 0000

Phone: +92 (0) 51 208 0000

+92 (0) 51 227 6607

Fax: +92 (0) 51 227 6607

http://islamabad.usembassy.gov/pakistan/khabr_o_nazar.html

http://islamabad.usembassy.gov/pakistan/khabr_o_nazar.html

ویب سائٹ: <http://islamabad.usembassy.gov>

Website: <http://islamabad.usembassy.gov>



www.youtube.com/user/usembassyislamabad



www.flickr.com/photos/usembassyypk



www.twitter.com/usembassyypkislamabad



www.facebook.com/pakistanusembassy

table of CONTENTS

فہرست مضامین

- 05 Editor's Corner
گوشہ مدیر - رائن بیرلس
- 06 Meet U.S. Ambassador Richard Olson
امریکی سفیر رچرڈ اولسن سے ملاقات
- 11 U.S. Vice President's Greetings For A Pakistani Student
ایک پاکستانی طالب علم سے امریکی نائب صدر کا مصافحہ - ایم طلحہ قریشی
- 12 A Genuine Pioneer Visits From Pakistan
ایک حقیقی پاکستانی پیش رو - ڈان کارنیکین
- 14 Sports Traditions In The U.S. Football Game Days
امریکہ میں کھیل کی روایات - فٹ بال کے کھیل کا دن - ہالی بیلن
- 18 American Bluegrass Tradition
امریکہ میں بلیو گراس کی روایت
- 19 Ode To The Jingle Truck
رنگ برنگے ٹرک کی شان میں قصیدہ
- 22 Family Traditions
خاندانی روایات
- 25 The Wearing Of The Green
ہیزلباس کی رسم - جین مکینڈریو
- 26 Wedding Bells: In Pakistan & In the U.S.
پاکستان اور امریکہ میں شادی کے شادیا نے - رشنا منظور اور عینا کرام
- 32 Do Americans Appreciate Other Cultures?
کیا امریکی دوسری ثقافتوں کی تحسین کے جذبات رکھتے ہیں؟ - مائیکل بلوم برگ
- 34 California Dreamin'
خوابوں کی سرزمین کیلیفورنیا - جوزف شارلر

ON THE COVER

Strategic Director of Communication Peter Brennan meets with Students from the SOS School on the occasion of Eid-ul-Azha festivities.

اسٹریٹجک ڈائریکٹر کمیونیکیشن پیٹر برینن عید الاضحی کے موقع پر ایس او ایس اسکول کے طلباء و طالبات کے ہمراہ۔



EDITOR'S corner

گوشہ مدیر



قارئین کرام

Dear Readers,

Do you celebrate traditions? Whether it is gathering friends and family around the dinner table on holidays, a festive dance that is done at weddings, or the rituals of your religion, traditions are a long-lasting and integral part of all cultures. In America, we value our traditions as an important part of our past that we honor in our everyday actions. In this issue, you will discover that America has its own traditions that aren't as different from Pakistan's as you might think. We think you will be surprised to find that in many ways, American cultural traditions parallel Pakistan's traditions.

Pakistan has its own traditions that vary by region and culture, but the diversity of tradition in the Pakistani community is astounding. In Pakistan, wedding culture is incredibly complex, and Americans that learn about all of the various traditions surrounding the 3-day events of weddings are often overwhelmed! If you take a closer look, you'll find that while Pakistan's weddings appear to be quite different, the rituals and practices are actually fairly similar to weddings in America.

Did you ever imagine that there were cars similar to jingle trucks in America? You better believe it! You'll learn about the different types of decorated cars in America, and where they originated. While you won't see jingle trucks riding the streets in the U.S., it's an amazing crossover story that shows that both American and Pakistani societies have a place for their decorated car art. You'll hear about U.S. sports traditions surrounding American football, which is incredibly important to millions of Americans. People in the U.S. love their American football just as much as Pakistanis love cricket and football. Holly Beilin takes us into the realm of college football, where students paint their faces and cheer loudly for their home team.

We hope you'll look at this issue and think about all of the traditions in your life, and why our cultures continue traditions that have been handed down from generation to generation. They are time-honored and well-worn practices that define us as individuals and as a community.

We hope you will enjoy learning about the American traditions we cover in this issue! As always, we welcome your feedback and comments. ■

Regards,

Rian Harris

Rian Harris

Managing Editor and Press Attaché
U.S. Embassy Islamabad
Email: infoisb@state.gov | Website: http://islamabad.usembassy.gov

کیا آپ روایات کا ساتھ دیتے ہیں؟ خواہ یہ چھٹیوں میں کھانے کی میز پر عزیزوں اور دوستوں کو مدعو کرنا ہو، یا کسی شادی بیاہ پر کیا جانے والا مخصوص قص ہو، یا آپ کے ہاں کسی طرح کی مذہبی رسوم ہوں، روایات ہر ایک کچھ کا ایک مستقل اور لازمی حصہ ہوتی ہیں۔ امریکہ میں ہم روایات کو اپنے اس ماضی کا ایک اہم حصہ سمجھتے ہیں جس پر ہم اپنی روزمرہ زندگی میں فخر کا اظہار کرتے ہیں۔ اس شمارے میں آپ جان سکیں گے کہ امریکہ کی اپنی مخصوص روایات ہیں۔ ان میں سے کئی ایسی ہیں جو آپ کی توقعات کے برعکس پاکستان کی روایات سے اتنی مختلف نہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ کو اس بات پر حیرت ہوگی کہ کئی طرح سے امریکہ کی ثقافتی روایات کی متوازی پاکستانی روایات بھی مل جاتی ہیں۔

پاکستان ایسی روایات کا حامل ہے جو خطے اور ثقافت کی مناسبت سے باہم مختلف ہیں۔ ان کا تنوع حیران کن ہے۔ پاکستانی شادی کا کچھ ناقابل یقین حد تک پیچیدہ ہے اور جب کوئی امریکی یہاں شادی کے تین دنوں میں پیش آنے والے واقعات سے جڑی ہوئی ساری پیچیدہ روایات کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے تو اکثر حیرت میں ڈوب جاتا ہے! لیکن اگر زیادہ قریب سے دیکھا جائے تو پاکستانی شادی کے رسوم و رواج امریکی بیاہ سے کافی مماثلت رکھتے ہیں۔

کیا آپ کبھی تصور کر سکتے ہیں کہ امریکہ میں ایسی کاریں ہوں گی جو تیل بوٹوں سے بچے ٹرکوں سے مشابہت رکھتی ہوں؟ بہتر ہوگا کہ آپ مان لیں! اس شمارے میں، آپ امریکہ میں مختلف قسم کی سجائی گئی کاروں کے بارے میں جانیں گے اور یہ بھی کہ ان کی ابتدا کہاں سے ہوئی۔ اور اگرچہ آپ کو امریکہ کی سڑکوں پر آرٹ سے مزین ٹرک کبھی چلتے دکھائی نہیں دیں گے، لیکن یہ ایک حیران کن مشترکہ کہانی ہے جو بتاتی ہے کہ امریکی اور پاکستانی دونوں معاشرے میں کئی گاڑیوں کے آرٹ کے لئے گنجائش موجود ہے۔

آپ ان کھیل کی روایات کے بارے میں بھی سیکھیں گے جو امریکن فٹ بال سے وابستہ ہیں۔ یہ کھیل کروڑوں امریکیوں کے لئے ناقابل یقین حد تک اہم ہے۔ امریکہ میں لوگ بالکل اسی طرح امریکن فٹ بال سے محبت کرتے ہیں جس طرح پاکستان کے عوام کرکٹ اور فٹ بال سے محبت کرتے ہیں۔ ہولی بیلین ہمیں کالج فٹ بال کی دنیا کی سیر کراتی ہے، جہاں طلباء اپنے چہروں کو پینٹ کرتے، گھروں میں بنائے تینروں کو لہراتے اور اس وقت تک اپنی ٹیم کے حوصلے بڑھاتے نظر آتے ہیں جب تک ان کے گلے بیٹھ نہ جائیں۔

امید ہے آپ اس شمارے کا مطالعہ کریں گے، اپنی زندگی میں آنے والی روایات کو ذہن میں لائیں گے اور اس بات پر غور کریں گے کہ ہمارا کچھ ان روایات کو کیوں جاری رکھتا ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتی چلی آئی ہیں۔ یہ خاص رہنمائی کی کوئی پوری اتاری ہیں اور جاری رہنے والے یہ رواج انفرادی طور پر اور کمیونٹی کے حوالے سے ہماری پہچان کراتے ہیں اور اپنے ورثے کی حفاظت کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ اس شمارے میں دکھائی گئی امریکی روایات کے بارے میں جانتے ہوئے لطف اندوز ہوں گے! ہمیشہ کی طرح ہم آپ کی آراء اور تبصروں کا خیر مقدم کریں گے۔ ■

آداب،

Rian Harris

رائن ہیریس

منیجنگ ایڈیٹر پریس اتاشی

امریکی سفارتخانہ اسلام آباد

Email: infoisb@state.gov

meet U.S.

AMBASSADOR

Richard Olson

امریکی
سفیر
ریچرڈ اولسن سے ملاقات



U.S. Embassy Islamabad

Do you know U.S. Ambassador Richard Olson and the projects and programs he's supported during his time here in Pakistan? At Khabr-o-Nazar, we feel that a picture is worth a thousand words. Here are just a few pictures of the many events Ambassador Olson has promoted in Pakistan.

کیا آپ امریکی سفیر ریچرڈ اولسن کے بارے میں جانتے ہیں؟ اور کیا آپ کے علم میں ہے کہ یہاں پاکستان میں اپنے دور میں انہوں نے کن منصوبوں اور پروگراموں کی اعانت کی ہے؟ خبر و نظر میں، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ایک تصویر ہزار لفظوں پر بھاری ہے، یہاں ہم پیش کرتے ہیں پاکستان میں ان کی بہت سی مصروفیات میں سے چند ایک کی جھلکیاں۔

Highlighting U.S. Elections

During our U.S. Election Day event, U.S. Ambassador Olson met with students to discuss the electoral process, including these students from Quaid-E-Azam University.

Nov 7, 2012

امریکی انتخابات کی وضاحت

ہمارے انتخابات کے دن کے موقع پر انتخابی طریق کار پر بات کرنے کے لئے امریکی سفیر اولسن نے طلباء سے ملاقات کی۔ ان میں قائد اعظم یونیورسٹی کے طلباء بھی شامل تھے۔

7 نومبر 2012ء



Supporting Energy Resources

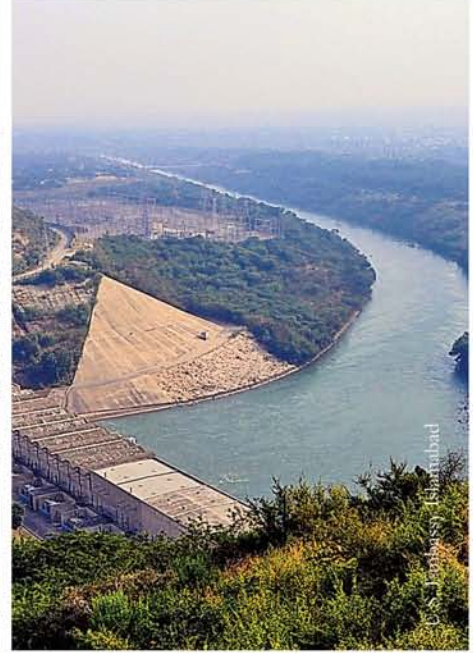
U.S. Ambassador Richard Olson visited Mangla Dam, pledging support to Pakistan to assist in its energy crisis.

Nov 28, 2012

توانائی کے وسائل کے لئے اعانت

امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے منگلا ڈیم کا دورہ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستان میں توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے اس کی مدد کی جائے گی۔

28 نومبر 2012



Conserving Pakistani Wildlife

U.S. Ambassador Richard Olson underscored the United States' strong commitment to wildlife conservation in Pakistan in his opening remarks during Wildlife Conservation Day at Quaid-E-Azam University.

December 4, 2012

پاکستان میں جنگلی حیات کا تحفظ

قائد اعظم یونیورسٹی میں جنگلی حیات کے تحفظ کے دن کے موقع پر اپنے افتتاحی کلمات میں امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے پاکستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے مقصد سے امریکہ کی مضبوط وابستگی کا اظہار کیا۔

4 دسمبر 2012



Countering Gender-Based Violence

U.S. Ambassador Olson participated in a panel discussion during the "16 Days of Activism against Gender-Based Violence" campaign.

December 6, 2012

صنف کی بنیاد پر تشدد کا سدباب

امریکی سفیر اولسن نے 'صنف کی بنیاد پر تشدد کے خلاف جدوجہد کے 16 دن' مہم کے دوران ایک پینل مباحثہ میں شرکت کی۔

6 دسمبر 2012ء



Promoting Community Service with UGRAD Program Students

Ambassador Richard Olson welcomed 300 alumni of the Global Undergraduate Exchange Program (Global UGRAD) to the first-ever alumni reunion. The Global UGRAD program sends students from non-elite backgrounds from all regions of Pakistan to the United States to study for one semester at a U.S. university.

December 7, 2012

UGRAD پروگرام کے طلباء کے ساتھ خدمت عامہ

امریکی سفیر چرڈ اولسن نے گلوبل انڈرگریجویٹ ایکسچینج پروگرام کے 300 پرانے طلباء کو دوبارہ مل بیٹھنے کے اپنی نوعیت کے پہلے پروگرام میں خوش آمدید کہا۔ گلوبل UGRAD پروگرام پاکستان کے تمام علاقوں سے غیر مراعات یافتہ طبقہ کے طلباء کو امریکی یونیورسٹی میں ایک سیمسٹر تک پڑھنے کے لئے امریکہ بھیجتا ہے۔

7 دسمبر 2012ء

Supporting Entrepreneurship

Ambassador Richard Olson affirmed continued U.S. support for the development of Pakistan's entrepreneurs, including through the Ambassador's Fund, during a visit to the National University of Sciences and Technology's (NUST) Technology Incubation Center.

January 10, 2013

کاروبار کے فروغ کے لئے امداد

نیشنل یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) کے ٹیکنالوجی انکوبیشن سینٹر کا دورہ کرتے ہوئے امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے پاکستان میں کاروبار کے فروغ کے لئے امریکی امداد بشمول امریکی سفیر فنڈ کے جاری رکھنے کا یقین دلایا۔

10 جنوری 2013ء



U.S. Embassy Islamabad



U.S. Embassy Islamabad

Fostering Education with SUSI Alumni

Ambassador Richard Olson met with more than 100 students who have studied in the United States and encouraged them to work hard to make Pakistan a better place. "Education is the key to future prosperity and economic growth," said Ambassador Olson.

January 18, 2013

SUSI کے سابق طلباء کے ساتھ تعلیم کے فروغ کی بات

امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے 100 سے زائد ایسے طلباء سے ملاقات کی جو امریکہ میں زیر تعلیم رہ چکے ہیں اور ان پر زور دیا کہ وہ پاکستان کو ایک بہتر جگہ بنانے کے لئے محنت کریں۔ سفیر اولسن نے کہا "تعلیم مستقبل کی خوشحالی اور معاشی ترقی کی کنجی ہے۔"

18 جنوری 2013ء



Supporting Scientific Research

Ambassador Richard Olson announced new funding for Pakistani researchers to turn their research into commercially viable projects with private sector partners. He announced this new funding to advance scientific cooperation at the Pakistan-U.S. Science and Technology Symposium in Islamabad.

Two scientists, Rumana Riffat from George Washington University, and Safiya Ahmed from Quaid-E-Azam University, discussed the benefits of scientific cooperation between Pakistan and the United States.

January 31, 2013

سائنسی تحقیق کے لئے امداد

(1) امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے تحقیق کرنے والے پاکستانیوں کے کام کو فنی شعبہ کے تعاون سے کمرشل بنیادوں پر قابل عمل منصوبوں کی جانب موڑنے کے لئے نئی فنڈنگ کا اعلان کیا۔ انہوں نے سائنسی تعاون کے فروغ کے لئے اس نئی فنڈنگ کا اعلان پاکستان یو ایس سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سمپوزیم میں کیا۔

(2) پاکستان یو ایس سائنس سمپوزیم میں دوسانڈانوں، جارج واشنگٹن یونیورسٹی سے رومانہ ریفٹ اور قائد اعظم یونیورسٹی سے صفیہ احمد نے پاک امریکہ سائنسی تعاون کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد پر روشنی ڈالی۔

31 جنوری 2013ء

Advancing Democracy through Journalism

In a three-day summit in Islamabad, Ambassador Richard Olson joined State Minister for Information Syed Sumsam Ali Shah Bukhari in congratulating more than 70 Pakistani journalists on the important work they do to advance Pakistan's democracy. ■

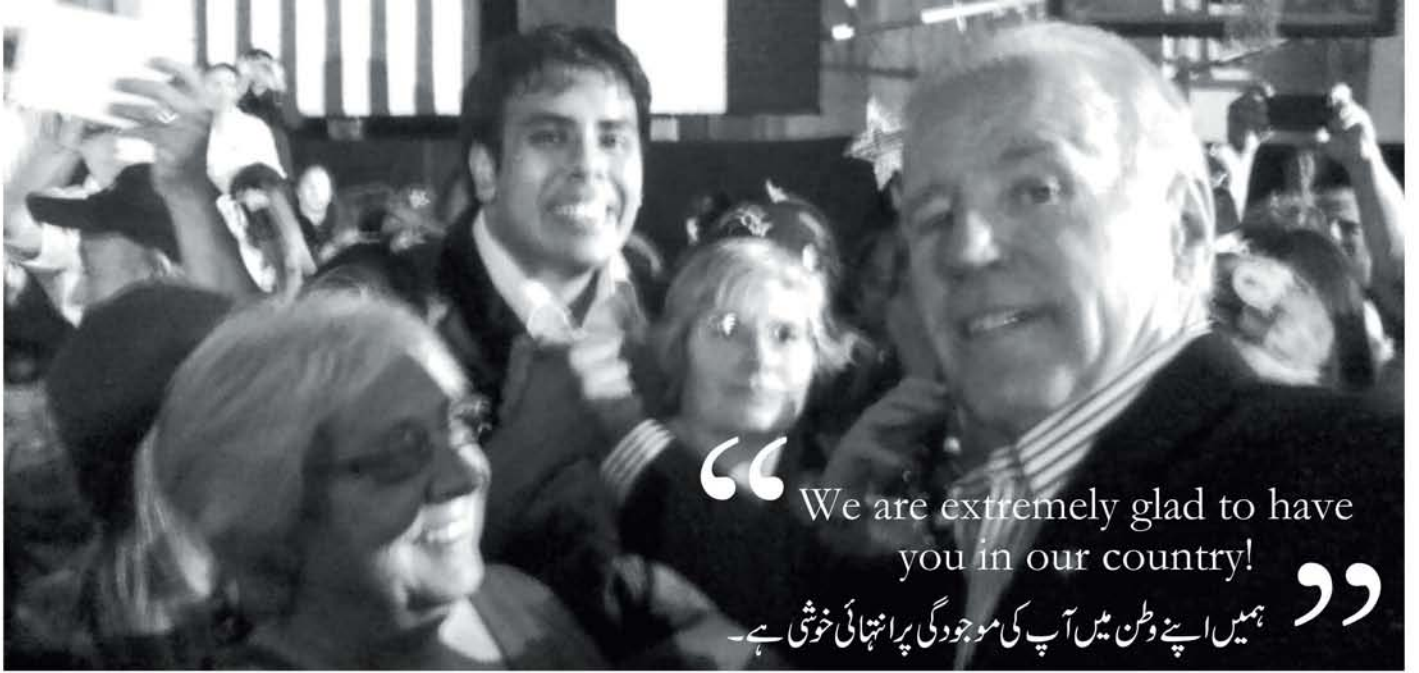
Feb 1, 2013



صحافت کے ذریعے جمہوریت کا فروغ

اسلام آباد میں ایک تین روزہ کانفرنس میں سفیر رچرڈ اولسن نے وزیر مملکت برائے اطلاعات سید مصصام علی شاہ بخاری کے ساتھ مل کر 70 سے زائد پاکستانی صحافیوں کو جمہوریت کے فروغ کے سلسلے میں ان کی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ ■

یکم فروری 2013ء



“We are extremely glad to have you in our country!”
ہمیں اپنے وطن میں آپ کی موجودگی پر انتہائی خوشی ہے۔

U.S. vice president's GREETINGS for a pakistani student

by M. Talha Qureshi

My name is M. Talha Qureshi, and I am an international student at Colorado State University-Pueblo from the Islamic Republic of Pakistan. I am also a U.S. State Department alumnus of the Youth Exchange and Study (YES) Program.

I am writing to share my personal experience of meeting the Vice President of the United States of America, Mr. Joe Biden, during his visit to Pueblo, Colorado for the political campaign on November 3, 2012. It was completely shocking for me to see the U.S. Vice President himself coming down to the audience to greet them individually, since this practice does not happen in my home country of Pakistan. And the best of all moments was when he came down towards me in the audience and I mentioned to him that I am an international student from Pakistan and that I am thankful to his government for allowing to me to be in America. In reply he said, “We are extremely glad to have you in our country!” From my perspective, this is the true example of democracy where a Vice President himself comes down to general the public and recognizes their importance.

I had never imagined in my wildest dreams that I would meet the Vice President of the United States of America, and that he would treat me with such respect and dignity.

As a Pakistani, I am proud to represent my country at international forums and will do all I can to take the name of my country Pakistan higher and higher. Thank you, Mr. Joe Biden, for providing me with the opportunity to see you during your Vice Presidential address in Pueblo, Colorado! ■

M. Talha Qureshi is a 2006-2007 YES Program Alumnus

ایک پاکستانی طابعلم سے امریکی نائب صدر کا مصافحہ

میرا نام ایم طلحہ قریشی ہے اور میں کولورڈو سٹیٹ یونیورسٹی پوبلو میں اسلامی جمہوریہ پاکستان سے تعلق رکھنے والا ایک انٹرنیشنل طابعلم ہوں۔ اس کے علاوہ میں 2006-07ء سے یس پروگرام یعنی یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی کی وساطت سے یو ایس سٹیٹ ڈپارٹمنٹ کا سابقہ طابعلم بھی ہوں۔

میں یہاں امریکی نائب صدر جو بائیڈن سے اپنی ملاقات کا ذکر کروں گا جس کا تجربہ مجھے ان کی انتخابی مہم کے دوران ان کے پوبلو کولورڈو کے 3 نومبر 2012ء کے دورے کے دوران ہوا۔ میرے لئے یہ منظر بڑا غیر معمولی تھا کہ امریکی نائب صدر بذات خود نیچے سامعین کے پاس چل کر آئے اور ان سے انفرادی طور پر علیحدہ علیحدہ ہاتھ ملایا، کیونکہ ایسا میرے آبائی ملک پاکستان میں نہیں ہوتا اور سب سے خوشگوار لمحہ وہ تھا جب وہ سامعین میں میری طرف آئے اور میں نے انہیں بتایا کہ میں ایک پاکستانی انٹرنیشنل سٹوڈنٹ ہوں اور یہ کہ میں ان کی حکومت کا مشکور ہوں کہ اس نے مجھے امریکہ میں رہنے کی اجازت دی۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہمیں اپنے وطن میں آپ کی موجودگی پر انتہائی خوشی ہے۔

میرے نکتہ نظر سے یہ بات حقیقی جمہوریت کی علامت ہے کہ ایک نائب صدر بذات خود نیچے عوام کے پاس چل کر آئے اور ان کی اہمیت کو تسلیم کرے۔

میں نے اپنے خواب و خیال میں بھی کبھی یہ تصور نہیں کیا تھا کہ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نائب صدر سے ملوں گا اور وہ مجھ سے اس طرح عزت و احترام سے پیش آئیں گے۔

ایک پاکستانی کی حیثیت سے مجھے فخر ہے کہ میں نے عالمی فورم پر پاکستان کی نمائندگی کی ہے اور میں پاکستان کے نام کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے جو ممکن ہوا کروں گا۔ شکر یہ جناب جو بائیڈن، پوبلو کولورڈو میں نائب صدر کی حیثیت سے اپنے خطاب کے موقع پر مجھے خود سے ملنے کا موقع عنایت کرنے پر! ■

a genuine PIONEER visits from pakistan

Webster Kirkwood Times

Fatima Noor is a 15-year-old exchange student attending Kirkwood High School

January 04, 2013

After a series of airline flights from Pakistan to Dubai to Washington, D.C., to St. Louis, Fatima Noor joined the high school cross-country team this summer to become a genuine Kirkwood Pioneer.

"I had never run before, but I tried out and I liked it and became a Pioneer," laughed 15-year-old Noor, a sophomore exchange student at Kirkwood High School. "I like sports and especially the Kirkwood-Webster turkey day football rivalry.

"I understand that football rivalry because in my country there is big rivalry over playing cricket," said Noor. "Everyone in Pakistan is crazy about cricket. We have football in Pakistan, which is your soccer, but cricket is the big sport."

Noor is a Kennedy-Lugar Youth Exchange and Study (YES) student, an initiative of the U.S. State Department. According to her host couple, Glendale's Sarah Yancey and J. Robert Knightley, Noor has adapted nicely to life in America and at school in Kirkwood.

"I am just a little biased toward Parkway, because I taught English at Parkway South and was assistant principal there," said Yancey. "But I have to say everyone at Kirkwood has been wonderful to Fatima. Kirkwood is a very welcoming community."

That's not to say that Noor hasn't experienced culture shock here and there. She was very surprised to find a woman at the wheel of the bus that picked her up in Washington, D.C. That's a rare sight in Pakistan.

Noor also is used to spicy food with lots of curry in her home country. American food is mild by comparison. Noor also finds the politics in America rather mild, compared to the many party factions and heated political rivalries in her own country.

"I know the two parties here, the Democrats and Republicans, are very divided," said Noor. "My two host parents here are divided on politics, but they get along fine. In my country, every family is with one party and supports that party."

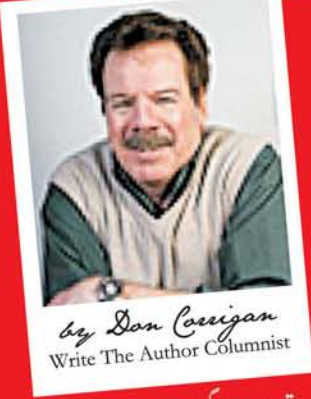
"I liked that Obama and Romney got together at the White House after the election to have lunch," added Noor. "After it was all over, the two American presidential candidates were respectful of each other."

ایک حقیقی پاکستانی پیش رو

ویب سٹر کرک ووڈ ٹائمز

فاطمہ نور کرک ووڈ ہائی سکول میں زیر تعلیم ایک پندرہ سالہ ایکسیج سٹوڈنٹ ہے۔

4 جنوری، 2013ء



Fatima Noor

تحریر ڈان کارنگین
فاطمہ نور

پاکستان سے براستہ دوہی، واشنگٹن ڈی سی، اور چھریسٹ لوئس کئی پروازوں سے سفر کر کے پہنچنے والی فاطمہ نور نے اس موسم گرما میں ہائی سکول کراس کونٹری ٹیم میں شمولیت اختیار کر کے حقیقی مفہوم میں کرک ووڈ پیش رو ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

کرک ووڈ ہائی سکول میں دسویں جماعت کی ایکسیج سٹوڈنٹ 15 سالہ نور نے ہنستے ہوئے کہا، اس سے پہلے میں نے کبھی دوڑ میں حصہ نہیں لیا تھا، لیکن میں نے ایسا کیا، مجھے اچھا لگا اور میں ایک پیش رو بن گئی۔ میں کھیلوں کو پسند کرتی ہوں، خاص طور پر کرک ووڈ ہائی سکول میں ٹرکی ڈے پر کھیلے جانے والے فٹ بال کے پرجوش مقابلے کے ماحول کو۔

نور نے بتایا، میں اس فٹ بال میں رقابت کو سمجھتی ہوں کیونکہ خود ہمارے ملک میں کرکٹ کے کھیل میں مسابقت کا زبردست ماحول دیکھنے کو ملتا ہے۔ پاکستان میں ہر کوئی کرکٹ کا دیوانہ ہے۔ پاکستان میں فٹ بال ہے، جسے آپ کے ہاں سا کرکتے ہیں، لیکن ہماری بڑا کھیل کرکٹ ہے۔

نور ایک کینیڈی لوگر، پوٹھ ایکسیج، سٹڈی لیس طالبہ ہے جو کہ امریکی سٹیٹ ڈپارٹمنٹ کا ایک پروگرام ہے۔ نور کی میزبانی کرنے والے جوڑے گلین ڈیل کی سارہ یانسی اور جے رابرٹ کیٹلی کا کہنا ہے کہ اس نے خود کو امریکہ اور کرک ووڈ سکول کی زندگی کے مطابق بخوبی ڈھال لیا ہے۔

یانسی نے بتایا، میں پارک وے کے معاملے میں تھوڑی سی طرفداری برتی ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں پارک وے ساؤتھ میں انگریزی پڑھاتی رہی ہوں۔ میں وہاں اسٹنٹ پرنسپل تھی۔ لیکن مجھے یہ کہنا ہے کہ کرک ووڈ میں ہر کسی کا برتاؤ فاطمہ کے ساتھ بہت عمدہ رہا ہے۔ کرک ووڈ ایک بہت مہمان نواز کمیونٹی ہے۔

اس سے مراد یہ نہیں کہ فاطمہ کو ایک مختلف کچر کے احساس سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ اس کے لئے یہ بات بالکل غیر متوقع تھی کہ وہ واشنگٹن ڈی سی میں جس بس میں سوار ہوئی اسے ایک خاتون چلا رہی تھی۔ پاکستان میں ایسا شاذ و نادر ہی ہو سکتا ہے۔

From left, Fatima Noor, Bob Keightley and Sarah Yancey. Keightley and Yancey, residents of Glendale, are serving as Noor's host family while the Peshawar, Pakistan native attends Kirkwood High School. Photo by Diana Linsley



بائیں سے دائیں فاطمہ نور، باب کیٹلی، اور سارہ یانسی۔ کیٹلی اور یانسی نور کی میزبان فیملی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ پشاور کی فاطمہ نور کرک وڈ ہائی سکول میں پڑھ رہی ہے۔ عکاسی: ڈیانا لینسلی

"I had never run before, but I tried it out and I liked it and became a Pioneer," laughed 15-year-old Noor, a sophomore exchange student at Kirkwood High School.

Respect For Women

Noor is a contemporary of the most famous young Pakistani woman in the world. That would be Yousufzai Malala. In October, the 14-year-old girl was shot in the neck and head by the extremist Taliban. Malala was shot for speaking out on behalf of education for girls.

The Taliban has destroyed about 200 girls' schools in the Swat Valley region of Pakistan. A Taliban gunman got on Malala's school bus and shot her and another student in an effort to silence her message for education. Malala is now recovering in the United Kingdom.

"When Malala was shot, the whole country was upset," said Noor, who said she has met Yousufzai Malala. "Vigils and protests shut the country down for two days. Malala is remarkable. There is so much outrage about what happened to her.

"The Taliban misinterpret the Quran and they do not represent Islam," added Noor. "I read the papers and they say the Taliban take a strict view of the Quran. That is not true, because the Quran advocates for compulsory education of both male and female."

Noor said activist women will not be silenced by the atrocities of the Taliban. She said she expects Malala to recover and to come back to Pakistan to champion a greater role for young people and for women in determining her country's future.

"Malala has no fear," said Noor. "It's right to be for the education of women. I come from a conservative religious family, but the males and the females are educated in my family and believe in education."

Noor said at the time she accepted a scholarship to come to the United States, she was leaning toward preparing to be a doctor. Now she said she is wavering on that ambition and may be interested in studying international relations. ■

نور اپنے آبائی ملک میں ایسے چٹ پٹے کھانوں کی عادی تھی جن میں بہت زیادہ شور بہ ہوتا ہے۔ امریکی خوراک متاثرہ پھینکی ہوتی ہے۔ نور کو اپنے ملک کی کئی سیاسی جماعتوں کی تیز و تند باہمی چپقلش کے مقابلے میں امریکی سیاست بھی قدرے دھیمی محسوس ہوئی۔

نور نے کہا میں جانتی ہوں کہ یہاں کی دو سیاسی جماعتیں ڈیموکریٹس اور ریپبلکن خاصی مختلف سوچ رکھتی ہیں۔ میرے میزبان والدین کی سیاسی سوچ ایک دوسرے سے مختلف ہے، لیکن ایک دوسرے کے ساتھ وہ بہت اچھے رہ رہے ہیں۔ میرے ملک میں ہر فیملی ایک ہی پارٹی کے ساتھ ہوتی ہے اور اسی کی حمایت کرتی ہے۔

نور نے مزید کہا، مجھے یہ اچھا لگا کہ الیکشن کے بعد اوباما نے وائٹ ہاؤس میں ملاقات کی اور اکٹھے لچ کیا۔ یہ سب کچھ ختم ہو جانے کے بعد دو امریکی صدارتی امیدوار ایک دوسرے کے لئے احترام کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

احترام خواتین

نور دنیا میں انتہائی شہرت پانے والی ایک نوجوان پاکستانی خاتون کی ہم عصر ہے۔ اور وہ ہے ملالہ یوسفزئی۔ ایک 14 سالہ لڑکی جسے شدت پسند طالبان نے اکتوبر کے مہینے میں گردن اور سر میں گولی ماری۔ ملالہ کو لڑکیوں کی تعلیم کے حق میں بولنے پر نشانہ بنایا گیا۔

طالبان پاکستان کے علاقے وادی سوات میں لڑکیوں کے تقریباً 200 سکول تباہ کر چکے ہیں۔ ایک طالبان گن مین ملالہ کی گاڑی پر چڑھ گیا اور اسے اور ایک اور طالبہ کو گولی ماری تاکہ تعلیم کے حق میں اٹھنے والی آواز کو خاموش کر دیا جائے۔ اس وقت ملالہ برطانیہ میں رو بصحت ہے۔

نور نے کہا، جب ملالہ کو گولی لگی تو سارا ملک پریشان ہو گیا۔ اور یہ کہ وہ یوسفزئی سے مل چکی ہے۔ اس کے بعد دو دن تک ملک میں کاروبار زندگی احتجاج کے باعث بند رہا۔ ملالہ بہت اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ اس کے ساتھ جو کچھ ہوا اس بارے میں غصے کے شدید جذبات پائے جاتے ہیں۔

نور نے مزید کہا، طالبان قرآن کی غلط تشریح کرتے ہیں، وہ اسلام کی نمائندگی نہیں کرتے۔ میں نے اخبارات دیکھے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ طالبان قرآن کی سختی سے پابندی کا نکتہ نظر رکھتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ قرآن تو مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے لازمی تعلیم کی تلقین کرتا ہے۔

نور نے کہا کہ جدوجہد کرنے والی خواتین طالبان کے ظلم کے سامنے خاموش نہیں ہوں گی۔ اس نے امید ظاہر کی کہ ملالہ صحت پانے کے بعد پاکستان واپس آئے گی اور اپنے وطن کے مستقبل میں نوجوانوں اور خواتین کے وسیع تر کردار کے لئے آواز اٹھائے گی۔

نور نے کہا، ملالہ کسی خوف کا شکار نہیں۔ عورتوں کی تعلیم کے حق کی بات صحیح بات ہے۔ میرا تعلق ایک قدامت پسند مذہبی گھرانے سے ہے۔ لیکن ہماری فیملی کے مرد اور عورتیں تعلیم یافتہ ہیں اور تعلیم کی اہمیت پر یقین رکھتے ہیں۔

نور نے بتایا کہ جب اس نے امریکہ آنے کے لئے اسکا رشپ لینے کا فیصلہ کیا تو وہ مستقبل میں ایک ڈاکٹر بننے کی طرف راغب تھی۔ لیکن اب اس کی وہ خواہش اس کا ساتھ چھوڑنے لگی ہے، اب شاید وہ انٹرنیشنل ریلیشنز پڑھنا چاہے گی۔ ■

can I work while STUDYING in America?

by Renuka Raja Rao

The United States higher education system and visa regulations provide legitimate opportunities for international students to work while they attend school. The key is to ensure that you remain "in status" as a legitimate student while you are on an F-1 student visa. Before you leave Pakistan, USEFP can help you identify your work options as a student in the United States. If you have determined that you will be able to manage a job and your school work simultaneously, you will want to apply for a Social Security Number (<http://www.ssa.gov/>) as soon as you arrive in America, and make sure you attend the international student orientation session at your university.

There are two options for employment: on-campus and off-campus. Under the F-1 visa regulations students may not work off-campus during the first academic year, but can work on-campus for up to 20 hours a week. Most positions on-campus pay between \$7 and \$20 per hour. Some universities offer positions that pay your tuition; check with the university to learn how to apply for these jobs. Off-campus jobs require more preparation but sometimes pay better. You can find out about off-campus jobs through your professors and advertisements in campus publications. There are three types of off-campus employment for F-1 visa holders: Curricular Practical Training (CPT), Optional Practical Training (OPT), and OPT for students enrolled in science, technology, engineering and mathematics (STEM) disciplines. If you have a special skill or speak a foreign language, explore research or graduate assistantships in research centers that require these skills on campus. Plan ahead and work with the university's International Students Office to get formal authorization and complete all the necessary paperwork. Curricular Practical Training and Optional Practical Training are temporary employment opportunities. It is important to remember that both programs require you to find work that is directly connected to your field of study. These programs offer an opportunity to apply your knowledge in the appropriate work setting and gain valuable experience.

If you are an undergraduate student in a non-STEM program you can potentially work for three months under the Curricular Practical Training option, and up to one year either during your studies or after graduation. If you are an undergraduate student you can apply for three separate trainings, directly connected to the area of study, of three months each. The three Curricular Practical Trainings will fall between each year of your four-year Bachelor's program. Students who have successfully completed a degree in a STEM field can apply for a 17-month extension if the university and the employer meet specific criteria. Students must initiate the process by requesting the Designated School Official to recommend the Optional Practical Training. The rules are detailed and strict; check with your school and the United States Citizen and Immigration Service Web site (www.uscis.gov) to make sure you are in compliance. The U.S. F-1 student visa offers legal ways to work while you pursue your dream of acquiring a hard-earned American degree. Just make sure to plan ahead and get all the correct information from legitimate sources. ■

Renuka Raja Rao is the country coordinator for EducationUSA Advising Services at the United States-India Educational Foundation in New Delhi.

امریکہ میں دوران تعلیم کیا میں کام کر سکتا / سکتی ہوں ؟

رینوکا راجا راء

امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کا نظام اور ویزا کے ضابطے غیر ملکی طلباء کو پڑھنے کے دوران کام کرنے کے جائز مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اس کے لئے اس بات کو یقینی بنانا ہوتا ہے کہ آپ ایف ون طالب علم ویزا پر رہتے ہوئے ایک صحیح طالب علم کی حیثیت سے رہیں۔

اگر آپ نے یہ طے کر لیا ہے کہ آپ اپنی پڑھائی کے ساتھ ملازمت بھی کرنے کے لائق ہیں تو آپ کو امریکہ پہنچنے کے فوراً بعد ایک سوشل سیکیورٹی نمبر کیلئے درخواست دینی پڑے گی اور اس بات کو بھی یقینی بنانا پڑے گا کہ یونیورسٹی میں غیر ملکی طلباء کی تربیت کے اجلاسوں میں شرکت کریں۔

روزگار کے دو مقابلہ ہیں۔ ایک یہ ہے کہ آپ اسی یونیورسٹی میں کام کریں جہاں پڑھ رہے ہیں، دوسرا یہ کہ یونیورسٹی سے باہر کام کریں۔ ایف ون ویزا ضابطوں کے تحت پہلے تعلیمی سال کے دوران آپ یونیورسٹی کے احاطہ سے باہر کام نہیں کر سکیں گے لیکن ہفتہ میں 20 گھنٹے یونیورسٹی کے احاطہ کے اندر کام کرنے کی اجازت ہوگی۔ یونیورسٹی کے اندر بہت سے ایسے کام ہیں جن کے معاوضے کے طور پر آپ کوئی گھنٹہ 7 سے 20 ڈالر تک مل سکتے ہیں۔ بعض یونیورسٹیوں میں ایسے کام کی پیشکش بھی ہے جسے کہ آپ اپنی پڑھائی کا خرچہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایسے روزگار کی درخواست دینے کے طریقہ کے بارے میں جاننے کیلئے یونیورسٹی سے رابطہ قائم کریں۔

کیمپس کے باہر کام کا ج حاج حاصل کرنے کیلئے زیادہ تیاریوں کی ضرورت ہوگی مگر بعض اوقات پیسے اچھٹل جاتے ہیں۔ کیمپس کے میگزینوں میں اشتہارات کے ذریعہ اور پروفیسروں کے توسط سے آپ کیمپس کے باہر روزگار کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ ایف ون ویزا ہولڈروں کیلئے کیمپس کے باہر 3 قسم کے روزگار ہیں: نصابی عملی تربیت (سی پی ٹی)، آپشنل عملی تربیت اور سائنس، انجینئرنگ، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور مینٹنیٹکس (اسٹیم) میں اندراج یافتہ طلباء کیلئے او پی ٹی ڈسٹینس۔ اگر آپ کے پاس کوئی خاص ہنر ہے یا کوئی غیر ملکی زبان بول سکتے ہیں تو اپنی قابلیت کے مطابق ریسرچ سینٹروں میں تحقیق کرنے یا گریجویٹ اسٹنڈنٹ شپ حاصل کرنے کے امکان کو سامنے رکھیں۔ وقت سے پہلے منصوبہ بندی کیجئے اور ضابطہ اجازت حاصل کرنے کیلئے یونیورسٹی کے غیر ملکی طلباء کے دفتر سے رابطہ میں رہئے اور سارا ضروری کاغذی کام مکمل کر لیجئے۔

نصابی عملی تربیت اور آپشنل عملی تربیت روزگار کے عارضی مواقع ہیں۔ اس بات کو یاد رکھنا ضروری ہے کہ دونوں ہی پروگرام آپ سے یہ تقاضہ کرتے ہیں کہ آپ وہ کام تلاش کریں جو آپ کی پڑھائی کے شعبہ سے براہ راست متعلق ہو۔ یہ پروگرام آپ کو اس کام کا موقع دیتے ہیں کہ کسی مناسب کام کی جگہ پر اپنے علم کا استعمال کرتے ہوئے اپنے لئے تجربہ حاصل کریں۔

اگر آپ انڈیگرگریجویٹ طالب علم ہیں اور غیر اسٹیم پروگرام میں ہیں تو آپ نصابی عملی تربیت کے متبادل کے طور پر تین مہینے کام کر سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک برس تک، پڑھائی کے دوران بھی اور گریجویٹیشن کے بعد بھی۔ اگر آپ انڈیگرگریجویٹ اسٹنڈنٹ ہیں تو آپ تین ماہ کی تربیت کیلئے درخواست دے سکتے ہیں۔ یہ تینوں الگ الگ پروگرام آپ کی پڑھائی کے شعبہ سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ تینوں نصابی عملی تربیت کے پروگرام آپ کے چار سال کے پنچلر پروگرام کے ہر سال کے درمیان پڑیں گے۔ جن طلباء نے کسی اسٹیم فیلڈ میں ڈگری مکمل کر لی ہے وہ یونیورسٹی میں 17 مہینے کی توسیع کیلئے درخواست دے سکتے ہیں اور آہر خصوصی معیارات پر اثر سکتا ہے۔ طلباء پر لازم ہے کہ متبادل عملی ٹریننگ کی سفارش کیلئے اس درگاہ میں خصوصی طور پر مقرر کئے گئے افسر کو درخواست دے کر اس عمل کو شروع کریں۔ ضابطے تفصیلی اور سخت ہیں۔ آپ کے لئے لازم ہے کہ آپ اپنی یونیورسٹی سے بھی رابطہ قائم کریں اور یونائیٹڈ اسٹینٹس سٹیزن اینڈ ایمگریشن سروس کی ویب سائٹ (www.uscis.gov) پر بھی دیکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ ان تمام ضابطوں کی تکمیل کر رہے ہیں۔ امریکہ کا ایف ون اسٹنڈنٹ ویزا بڑی محنت سے ایک امریکی ڈگری حاصل کرنے کے خواب کی تعبیر حاصل کرنے کے دوران بھی آپ کے کام کرنے کا قانونی راستہ فراہم کرتا ہے۔ صرف اس بات کو یقینی بنائیے کہ جو منصوبہ ابھی طے کرنا ہے وہ پہلے طے کر لینا ہے اور صحیح وسائل سے درست معلومات حاصل کرنی ہیں۔

ریڈکارا راجا راء نئی دہلی میں یونائیٹڈ اسٹینٹس اینڈ ایمگریشن فاؤنڈیشن میں ایجوکیشن یو ایس اے ایڈوائزرنگ سروسز کی کٹری کوآرڈینیٹر ہیں۔ ■

sports traditions IN THE U.S.

football game days

By Holly Beilin

امریکہ میں کھیل کی روایت

فٹ بال کے دن

U.S. universities have a long tradition of sports. From fast-paced indoor sports like basketball to slow outdoor games like baseball, pretty much every sport can draw a crowd of students and faculty cheering on their team to victory. However, one of the most enduring and memorable traditions, one which university alumni remember for the rest of their lives, is the institution of the fall football game.



امریکی یونیورسٹیوں میں فٹ بال کی روایت کافی پرانی ہے۔ خواہ باسکٹ بال جیسی تیز رفتار ان ڈور گیم ہو یا بیس بال جیسی سست رفتار آؤٹ ڈور گیم، کم و بیش ہر کھیل کے لئے متعلقہ شعبوں کے طلباء اور اساتذہ کی بڑی تعداد اپنی اپنی ٹیموں کو جتانے کے لئے حوصلہ افزائی کی خاطر کھیل کے میدان میں پہنچ جاتی ہے۔ کھیل کی مضبوط ترین اور یادگار روایات میں سے ایک موسم خزاں کا فٹ بال ہے جسے یونیورسٹیوں سے جانے والے طلباء زندگی بھر فراموش نہیں کر پاتے۔

Football is actually a very complicated sport. It involves 11 players on the field at a time, with an offense and a defensive section. The offense tries to get the ball down the field by running or throwing it, and the defense on the other team try to stop them. Once the ball is thrown or kicked into the end zone, the team has scored and receives up to 7 points.

Football is not a short game. There are 4 quarters, each 15 minutes long. However, the clock can and does often stop in order to allow the teams to re-position and re-group themselves following plays. Each quarter starts with a kickoff, and there is also a 12-minute halftime break.

But that 2-3 hour time block I just described doesn't encompass the entirety of a big football game. The entire day is an event, starting hours before the game starts, when loyal fans begin arriving around the town

فٹ بال درحقیقت ایک پیچیدہ کھیل ہے۔ اس میں بیک وقت 11 کھلاڑی کھیل میں شریک ہوتے ہیں جو حملہ آور اور دفاعی کھلاڑیوں کے دو گروپوں کی تشکیل کرتے ہیں۔ حملہ آور کھلاڑی بال کے ساتھ دوڑ کر یا اسے پھینک کر گیند کو آگے لے جاتے ہیں جبکہ مخالف ٹیم کے دفاعی کھلاڑی انہیں ایسا کرنے سے روکتے ہیں۔ جیسے ہی بال آخری زون میں پھینکی یا کلک مار کے پہنچائی جاتی ہے تو ٹیم کو سکور مل جاتا ہے اور اسے 7 تک پوائنٹس حاصل ہو سکتے ہیں۔

فٹ بال چھوٹی گیم نہیں ہے۔ یہ 15 منٹ دورانیے کے چار کوارٹر پر مشتمل ہوتی ہے۔ تاہم کھیل کے بعد ٹیموں کو کھلاڑیوں کی دوبارہ ترتیب اور دوبارہ گروپنگ کے لئے وقت دینے کی خاطر گھڑی روکی جاسکتی ہے بلکہ اکثر روکی جاتی ہے۔ ہر کوارٹر کی ابتدا کلک آف سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ 12 منٹ کا ایک ہاف ٹائم بریک بھی ہوتا ہے۔

لیکن دو تین گھنٹے کا یہ دورانیہ جس کا میں نے ذکر کیا کسی بھی بڑی فٹ بال گیم سے متعلق تمام تر سرگرمی کے لئے کافی نہیں۔ اس میں سارا دن ایک تقریب کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اس کی ابتدا گیم شروع ہونے سے گھنٹوں پہلے اسی وقت ہو جاتی ہے جب مداخلوں کی شہر



and stadium. People set up tents and cars, setting out food, playing music, and getting excited for the game. This tradition is known as tailgating, and it's just as much a part of a big university football game as the score.

Attire is very important on game days. Students and other fans dress up in their team's colors, wearing shirts, hats, pins, and other spirited attire to support their team. Often a university will make specific shirts for very important games with long-time rivals, pledging their loyalty to the team and hatred for the other.

And these rivalries get intense!

میں اور سٹیڈیم میں آمد شروع ہوتی ہے۔ لوگ خیمے اور گاڑیاں لگانا شروع کرتے ہیں، خوراک کے شال سجاتے ہیں، میوزک بجاتے ہیں اور کھیل کے لئے پرجوش دکھائی دیتے ہیں۔ اس سارے روایتی ہنگامے کو ٹیل گینگ کا نام دیا جاتا ہے اور یونیورسٹی فٹ بال کے کھیل میں اس کی اہمیت اتنی ہی ہوتی ہے جتنی سکور کو حاصل ہوتی ہے۔

کھیل کے ایام پر لوگ کیسا لباس پہنتے ہیں یہ بات بہت اہم ہے۔ اس موقع پر طلباء اور دوسرے مداح اپنی اپنی ٹیم کے رنگ کی شرتیں، ہیٹ، پین، اور شوخ لباس پہن کر ان کی حمایت کا اظہار کرتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پرانے حریفوں کے ساتھ کھیل کے کسی بڑے ایونٹ کی صورت میں یونیورسٹی ایسی مخصوص شرتیں تیار کرواتی ہے جن سے اپنی ٹیم سے محبت اور کسی پرانی حریف ٹیم کی مخالفت کا اظہار ہوتا ہے۔

Some universities have been historical competitors for decades or even a century. When the two teams get together for a match, fans from all over anticipate the game with strong emotions: elation if your team wins and despair if the unthinkable happens and the score is not in your favor.

Large universities have huge football stadiums. The largest stadium in the country at the University of Michigan can fit about 115,000 people, almost three times the size of the student body! University of Florida's stadium can fit 90,000 and University of Wisconsin's holds 82,000. A section of these seats are always saved for current students, and for important games, those seats fill up quickly.

However, the football game experience is not all about watching the players. Though you might not think so, the halftime is one of the most exciting and fun parts of the game. During a university football game halftime, the school's marching band will play fight songs, dance teams and cheerleaders performs chants



اور یہ رقابت شدت اختیار کر جاتی ہے! بعض یونیورسٹیوں کے مابین مقابلے کی تاریخ کئی دہائیوں حتیٰ کہ ایک صدی تک پر محیط ہے۔ جب دو ٹیمیں آمنے سامنے آتی ہیں تو ہر طرف ان کے مداح ہجے کے بارے میں جھڑپاں ہو جاتے ہیں۔ کامیابی کی صورت میں نازاں اور سکور ان کے حق میں نہ ہو، جسے وہ ناقابل تصور خیال کرتے ہیں، تو مایوس!

بڑی یونیورسٹیوں کے پاس وسیع و عریض فٹ بال سٹیڈیم ہوتے ہیں۔ مشی گن یونیورسٹی میں واقع ملک کے سب سے بڑے سٹیڈیم میں 115,000 تماشائی سما جاتے ہیں جو کہ طلباء کی کل تعداد کا تین گنا ہے! فلوریڈا یونیورسٹی کے سٹیڈیم کی گنجائش 90,000، اور یونیورسٹی آف ورسکانس کے سٹیڈیم کی 82,000 ہے۔ ان سیٹوں کا ایک سیکشن ہمیشہ موجودہ طلباء کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اہم مقابلوں کے موقع پر وہ نشستیں تیزی سے بھر جاتی ہیں۔

بحیثیت مجموعی فٹ بال کھیل سے لطف اندوز ہونے کا عمل محض کھلاڑیوں کو دیکھنے تک محدود نہیں ہوتا۔ اگرچہ آپ ایسا خیال نہیں کرتے ہوں گے لیکن ہاف ٹائم کا وقفہ کھیل کے دلولہ انگیز اور دلچسپ حصوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ یونیورسٹی فٹ بال کے ہاف ٹائم کے وقفے میں سکول کا مارچنگ بینڈ مقابلے کی دھنیں بجاتا ہے۔ رقص کرنے والی ٹیمیں اور چیئر لیڈرز جھوم کا دل گرمانے اور ٹیموں کا حوصلہ بڑھانے کے لئے اپنا کردار ادا کرتی



and cheers to get the crowd excited and motivate the team, and there may even be contests or games for the fans. Students look forward to each halftime show to see what will be different.

Every school also has its own traditions to make football games special. At the University of North Carolina, before the game ends in the fourth quarter, students, alumni and fans link arms and sing the Carolina alma mater song, which was written way back in the 1800's. The song reaffirms UNC students' love for their school and their team, known as the Tar Heels:

**"HARK THE
SOUND OF TAR
HEEL VOICES
RINGING CLEAR
AND TRUE.
SINGING
CAROLINA'S
PRAISES.
SHOUTING N-C-U.
HAIL TO THE
BRIGHTEST STAR
OF ALL
CLEAR ITS
RADIANCE SHINE
CAROLINA
PRICELESS GEM.
RECEIVE ALL
PRAISES THINE."**

ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دوران مداحوں کے مابین مقابلوں یا کھیل کا اہتمام ہو۔ طلباء کو یہ تجسس ہوتا ہے کہ ہاف ٹائم شو میں کون سی نئی دلچسپیاں سامنے آئیں گی۔ ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہر سکول فٹ بال میچوں کو نمایاں کرنے کی اپنی روایات کا حامل ہے۔ نارتھ کیرولینا یونیورسٹی میں نئے اور پرانے طلباء جو تھے کوارٹر میں کھیل کے ختم ہونے سے پہلے ہاتھیں تھام کر اپنی یونیورسٹی کا مخصوص گیت گاتے ہیں جسے 1800ء کی پہلی دہائی میں لکھا گیا تھا۔ اس گیت میں یو این سی کے طلباء کی اپنی یونیورسٹی اور اپنی ٹیم، جنہیں ٹار ہیمل کا نام دیا گیا ہے، سے محبت کا اعادہ کیا گیا ہے:

**"سنو ٹار ہیمل کی
کیرولینا کی
تعریف میں اٹھنے
والی بلند آہنگ سچی
صداؤں کو
جو بہت نمایاں طور
پر گونج رہی ہیں
این سی یو کی پکار
بلند کرتے ہوئے
کیرولینا کے
روشن ترین
ستارے کو سلام پیش کرو
جس کے گلینے کی
آب و تاب ہر سو
پھیلی ہوئی ہے قبول
کرو کیرولینا اپنی سب
تعریف کو!"**

Then, this song changes into the UNC fight song. The band plays along as the crowd cheers, stomps their feet, and yells the lyrics:

**"I'M A TAR HEEL
BORN
I'M A TAR HEEL
BRED
AND WHEN I DIE
I'M A TAR HEEL
DEAD
SO IT'S RAH RAH,
CAROLINA
RAH RAH
CAROLINA!"**

The song gets the entire stadium on their feet, ready to see the end of the game when they hope their Tar Heel players will run, kick, and throw the ball to victory for their team. So as you can see, football is not just an entertaining game for U.S. university students and other fans. It is an entire tradition, encompassing dress, songs, food, and a whole day or weekend event. Football in the U.S. brings people together and gives them something to look forward to. To some of the most passionate fans, football is a way of life. ■

Holly Beilin is a student at University of North Carolina, Chapel Hill and virtual intern for U.S. Consulate Peshawar

اس کے بعد یہ گیت یو این سی کے لڑائی کے گیت میں ڈھل جاتا ہے۔ اور جب ہجوم نعرہ ہائے تحسین بلند کرتا ہے، اپنے پاؤں زمین پر مارتے اور گیت کے بول بولتے ہوئے تو اس کے ساتھ بیٹھ بھی دھیں بجاتا ہے۔

**"میں نے ٹار
ہیل میں جنم لیا
مجھے ٹار ہیمل نے
اپنی آغوش میں
پالا
اور میں جب
مروں گا تو ٹار ہیمل
کے طور پر مروں گا
تو میں کہوں گا
جیوے کیرولینا
کیرولینا جیوے!"**

اس گیت کے نتیجے میں پورا اسٹیڈیم جوش و خروش سے لبریز ہو جاتا ہے۔ وہ نتیجہ دیکھنا چاہتے ہیں اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کے ٹار ہیمل کھلاڑی اپنی ٹیم کو فتح سے ہمکنار کرنے کے لئے گیند کے ساتھ دوڑیں گے، اسے پھینکیں گے، یا بالک لگائیں گے۔ تو آپ نے دیکھا کہ فٹ بال کا کھیل یونیورسٹی طلباء اور دوسرے شائقین کے لئے محض ایک تفریح ہی نہیں بلکہ یہ تو ایک وسیع تر روایت کا حصہ ہے جس میں لباس، گیت، خوراک اور ویک اینڈ کا ایک ایونٹ سمجھی شامل ہیں۔ امریکہ میں فٹ بال لوگوں کو نہ صرف اکٹھا کرتا ہے بلکہ ان کو امیدوں سے ہمکنار بھی کرتا ہے۔ فٹ بال کے بعض پر جوش مداح تو اسے زندگی گزارنے کا ایک انداز قرار دیتے ہیں۔ ■

american bluegrass TRADITION

امریکہ کی بلیو گراس کی روایت



U.S. Embassy Islamabad

In November 2012, Della Mae, an American Bluegrass musical band, visited Pakistan as part of "American Music Abroad," a cultural exchange program initiated by the U.S. Department of State which aims to engage with people across the world through music.

نومبر 2012ء میں ایک امریکی بلیو گراس میوزیکل بینڈ ڈیلا مائی نے پاکستان کا دورہ کیا۔ یہ دورہ امریکی محکمہ خارجہ کے ثقافتی تبادلہ پروگرام 'امیریکن میوزک ایبراڈ' کے تحت کیا گیا جس کا مقصد میوزک کے وسیلے سے دنیا بھر کے لوگوں سے رابطہ ہے۔

Facts about Bluegrass

- Bluegrass music is a traditional American folk music that has its roots in the influence of Scottish, Irish, and English music that arrived to Appalachia, in the Eastern United States, in the 18th century.
- The music is traditionally performed with traditional acoustic instruments, including guitar, mandolin, fiddle, upright bass, and banjo.
- Multiple singers usually perform with 3-4 parts in harmony.
- Themes and lyrics of the music are traditionally narratives about everyday life events, such as the struggles of earning money to support a family, working hard in manual labor, and lost love.
- While it is traditional folk music, Bluegrass music has made it into mainstream popularity through artists such as Dolly Parton, Patty Loveless, and Alison Krauss and movies that feature Bluegrass music such as "O Brother Where Art Thou?" ■

بلیو گراس کے بارے میں حقائق

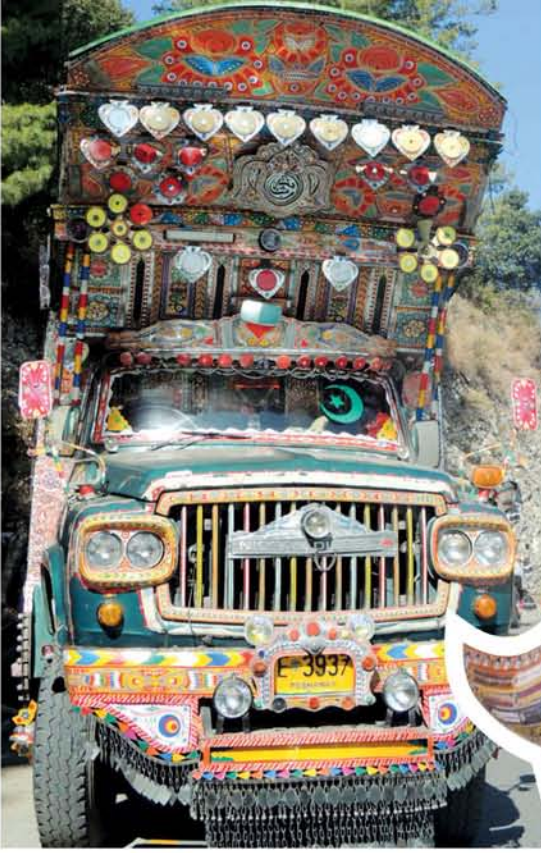
بلیو گراس میوزک امریکہ کا ایک روایتی فوک میوزک ہے جو ایپالاچیا، ایسٹ یونائیٹڈ سٹیٹس کی اٹھارویں صدی کی رکاش، آئرش، اور انڈین موسیقی کے اثرات کے تحت وجود میں آیا۔

بلیو گراس میوزک میں روایتی طور پر موسیقی کے روایتی آلات جیسے گٹار، مینڈولین، فیدل، اپ رائٹ بیس، اور بنجو استعمال ہوتے ہیں۔

عام طور پر کئی گانے والے تین یا چار حصوں کو مل کر ہم آہنگی کے ساتھ گاتے ہیں۔

خیال اور شاعری کے حوالے سے روایتی طور پر یہ میوزک عام زندگی کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے، جیسے تنگدستی، محنت مزدوری، اور ناکام محبت۔

اگرچہ بلیو گراس روایتی فوک موسیقی ہے لیکن اس نے ڈولی پارٹن، پٹی لولیس، اور الین کراس جیسے فنکاروں اور 'اوبراڈر وہیر آرٹ داؤ' جیسی موویز، جن میں بلیو گراس میوزک کو دکھایا گیا ہے، کے باعث مقبولیت عامہ میں اپنا مقام بنا لیا ہے۔ ■



Ode to the JINGLE TRUCK

One American's Personal Look at the
Tradition of Vehicular Art

by Yoon Nam

I still vividly recall my first encounter with Pakistani art. Having arrived from the U.S. less than 36 hours before, I joined two embassy colleagues on their visit to a local art gallery. With the excitement typical of someone eager to take in the cultural delights of his new home, I closely examined the many oil paintings, sculptures, and jewelry displays. And as someone eager to fall in love with his new home, I looked with hope to find a piece of art that would instantly capture my attention and open the door to a new culture.

But after going through several rooms I felt a bit deflated. Much of the art I had seen was interesting and in some cases beautiful, but nothing I saw matched my lofty hopes.

"Have you seen the crafts room?" asked the curator. "No, I haven't," I said. I respectfully finished the rest of the sentence in my head: "... I was looking for art, not souvenirs."

I politely walked into the next room, and there it was - the piece that I was looking for. Like the first time one bites into a piping hot slice of New York pizza or hears the joyful harmonies of a live bluegrass band (or in Pakistan, the soulful tunes of Nusrat Fateh

رنگ برنگے ٹرک کی شان میں قصیدہ

گاڑیوں پر بنائے گئے آرٹ پر ایک امریکی کے ذاتی تاثرات

تحریر: یون نام

پاکستانی آرٹ سے میرا پہلا آئنا سامنا ایسا تھا جس کی یاد میرے ذہن سے آج بھی محو نہیں ہوئی۔ امریکہ سے میری آمد کو بمشکل 36 گھنٹے ہوئے تھے۔ میں اپنے سفارت خانے کے دو ساتھیوں کے ہمراہ مقامی آرٹ گیلری کی سیر کو چل پڑا۔ میری جذباتی کیفیت ویسی ہی تھی جیسی کسی بھی ایسے شخص کی ہوتی ہے جو اپنے نئے گھر کی ثقافتی خوشیوں سے سرشار ہونا چاہتا ہے۔ میں نے بہت سی روغنی تصاویر، مجسمے اور رکھی گئی جہولری کو بہت غور سے دیکھا۔ اور اس شخص کی طرح جو اپنے نئے گھر کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہو، میں آرٹ کے کسی ایسے شاہکار کو پالنے کی امید لئے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جو یقیناً میری توجہ کھینچ لے اور ایک نئی ثقافت کا در پچھ میرے لئے کھول دے۔

لیکن کئی کمروں میں گھومنے کے بعد کچھ ایسے لگا جیسے میں سمجھ سا گیا ہوں۔ زیادہ تر جو آرٹ میں نے دیکھا وہ دلچسپ ضرور تھا اور بعض صورتوں میں خوبصورت بھی، لیکن اس میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو میری بلند امیدوں سے ہم آہنگ ہو۔

"کیا آپ نے کرافٹس روم دیکھا ہے؟" کیوریٹر نے مجھ سے سوال کیا۔ "نہیں" میں نے احتیاطاً مختصر سا جواب دیا۔ دراصل میں آرٹ کی تلاش میں تھا نہ کہ سووینیرز کی، میں نے اپنے دل میں سوچا۔

میں دھیمے سے اگلے کمرے میں داخل ہو گیا، اور وہاں پر یہ موجود تھا، وہ آرٹ کا شہکار جس کی مجھے تلاش تھی۔ جیسے کوئی پہلی مرتبہ نیویارک پزاکے گرم گرم سڑکوں کا لقمہ لیتا ہے، یا لائیو بلیوگراس بینڈ کی مسورکن دھم سن رہا ہے (یا



Ali Khan singing Qawali, I was awestruck. On the floor sat an unabashed rainbow of red, yellow, green, blue, orange, and silver in the shape of a giant fish. The array of stars, circles, diamonds, and scales on this embossed metal sheet was unlike anything I had ever seen.

*"Wow! What is it!?" I asked.
"Oh, do you like it? It's truck art."
And so began my love affair with
Pakistani truck art.*

AUTO ART

A Uniquely Pakistani Tradition

Soon after seeing the fish, I learned that truck art was everywhere in Pakistan. After reveling in a parade of "jingle trucks" on a trip to Taxila, I wanted to learn more about its history and meaning. According to "On Wings of Diesel: Trucks Identity, and Culture in Pakistan" by Jamal J. Elias, the origins of truck art are unclear. According to Elias, some believe it started with the decoration of animal carts and camel litters, but since the 1960s the evolution of techniques and motifs has moved along with shifting religious and social environments in Pakistan.

Looking at the meaning of the art itself, the paintings and decorations are reflections of Pakistani society and identity. As one might expect in a religious society like Pakistan, symbols like the Ka'ba and Prophet Muhammad's mosque in Medina are common. Sometimes one can even determine the sect of the owner by taking a closer look - a steel medallion hanging from a front panel might invoke the name of a famous Sufi saint, or written inscriptions might emphasize Muhammad's family, hinting that the owner is Shi'a.

Another way truck art reflects the nature of its society is in regional differences. Just as language and music varies from Islamabad to Quetta, so does truck art. If a truck shimmers with lots of hammered metalwork decorated with colored reflective tape (like my fish), it is likely from Rawalpindi. On the other hand, if you see one with lots of mirror-work on the underside of the ledge shading the windshield, you might be looking at a Karachi-style "disco truck."

پاکستان میں نصرت فتح علی خان کی توالی کی روح پرور دھنیں۔ میں تو دیکھتا ہی چلا گیا۔ رنگوں کی ایک قوس قزح میں رنگی ہوئی، سرخ، پیلی، سبز، نیلی، نارنجی، اور رسلور، فرش پر رکھی ہوئی ایک دیو قامت مچھلی! ستاروں، دائروں، ہیروں اور مچھلی کے چانوں کی قطاریں سجائے دھات کا یہ نگار اس چیز سے مختلف تھا جو میں زندگی میں دیکھ چکا تھا۔

”واہ! یہ کیا ہے؟“ میں نے سوال کیا۔

”اوہ! آپ کو اچھا لگا؟ یہ ٹرک آرٹ ہے۔“

اور اس طرح پاکستانی ٹرک آرٹ سے میری محبت کی کہانی کا آغاز ہو گیا۔

آٹو آرٹ۔ ایک منفرد پاکستانی روایت

مچھلی کو دیکھنے کے بعد جلد ہی مجھے پتہ چلا کہ ٹرک آرٹ تو پاکستان میں ہر طرف بکھرا ہوا ہے۔ نیکسلا کی سیر کے دوران بنے سب ٹرکوں کی قطاروں سے لطف اندوز ہونے کے بعد مجھے خواہش ہوئی کہ میں اس کی تاریخ اور معانی کے بارے میں اور جانوں۔ جمال جے الیاس کی 'آن ونگز آف ڈیزل: ٹرکس آئیڈنٹی اینڈ کلچر ان پاکستان' کے مطابق ٹرک آرٹ کی ابتدا کے بارے میں کچھ واضح نہیں۔ الیاس کہتا ہے کہ کچھ لوگوں کو یقین ہے کہ اس کی ابتدا ناگوں ریزہوں اور اونٹ گاڑیوں کی سجاوٹ سے ہوئی، لیکن 1960ء کی دہائی سے پاکستان میں بدلنے ہوئے مذہبی اور سماجی ماحول کے ساتھ ساتھ تکنیک اور خیال میں ارتقائی عمل شروع ہوا۔

خود آرٹ کے مفہوم کو سامنے رکھیں تو یہ پینٹنگز اور سجاوٹ پاکستانی معاشرے اور اس کی شناخت کا ایک ٹکس ہیں۔ ان میں، جیسا کہ پاکستان جیسے مذہبی معاشرے سے توقع کی جاسکتی ہے، کعبہ اور مدینے کے شہر میں مسجد نبوی جیسی علامات کا استعمال عام ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات غور سے جائزہ لینے پر متعلقہ فرقے تک کو دیکھا جاسکتا ہے۔ فرنٹ پینل پر لکھے ہوئے سٹیل میڈیلین پر کسی صوفی بزرگ کا نام ہو سکتا ہے۔ یا لکھی ہوئی تحریر ایسی ہو سکتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کے ناموں کو نمایاں کرتی ہو جو اس بات کی علامت ہے کہ گاڑی کا مالک ایک شیعہ ہے۔

ایک اور پہلو جس سے ٹرک آرٹ اپنے معاشرے کی تصویر پیش کرتا ہے، وہ علاقائی اختلاف ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح اسلام آباد سے کوئٹہ تک زبان اور موسیقی مختلف ہیں اسی طرح ٹرک آرٹ کے معاملے میں بھی ہے۔ اگر کوئی ٹرک بہت سے کوٹے ہوئے میٹل ورک سے سجھا رہا ہو جسے (میری مچھلی کی طرح) پنکدار رنگین ٹیپ سے سجایا گیا ہو تو امکان ہے کہ یہ راولپنڈی سے ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ایسا ہو کہ آپ کو ونڈ شیلڈ کے اوپر شیلڈ کے طور پر لگے ہوئے شیلٹ کے نیچے بہت ساشے کا کام نظر آ رہا ہو تو یہ کراچی سائل کا 'ڈسکو ٹرک' ہوگا۔

بہت سے علاقائی طرز، ایک نئی طرح کا میڈیا، اور یہ حقیقت کہ اس کا 'کیوس' درحقیقت ایک بڑا سال بردار ٹرک ہے یہ سب کچھ دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان کا ٹرک آرٹ دنیا میں اپنی نوعیت کا منفرد ترین لوکن ہے۔

لیکن کیا ایسا ہی ہے؟ میرے سب دوست لو رائیڈر سے واقف ہیں۔



Featuring a wide spectrum of regional styles, innovative media, and the fact that the "canvas" is a huge hauling truck, it could be said that Pakistan's truck art is one of the most unique forms of folk art in the world.

Or is It? - All My Friends Know the Lowrider

But as I thought more about truck art and the pride the drivers have in their trucks, I began to see parallels with automobile art in my own country. Specifically, I recognized similarities with the "lowrider" tradition of Southern California.

The lowrider is a car that originated in the 1930s by Mexican-Americans who adopted the zoot-suit style popular in Los Angeles. The lowrider gets its name from the fact that the car is altered to sit low to the ground, accomplished decades ago by placing sandbags in the trunk of the car.

Today, the lowrider is an iconic part of the *Chicano*, or Mexican-American, culture. It spawned a popular song by in the 1970s and today you can find the newest lowrider styles in multiple magazines dedicated to the art. And while the lowrider's most distinctive feature is its proximity to the ground, flashy exteriors are also necessary. A quick look at the cover of Lowrider magazine might show shining chrome grills, neon green paint, and murals of Aztec art. To me, as a Southern Californian, the lowrider style was the most obvious American parallel to Pakistani truck art, but in fact there are many more. Around the same time the lowrider appeared, so did the "hot rod," a car with a large engine modified to go straight and very fast. Like the lowrider, it also features custom decorations, usually bright colors, chrome, and flames that explode from the grill and crawl up the hood. This style of decoration is also popular in American "choppers," which are customized cruiser motorcycles.

Same Same, but Different

I now realize that Pakistani truck art, like so many facets of what we collectively call "culture," is unique, but also has parallels in other countries. Indeed, a wider look at vehicular art will find brightly colored jeepneys in the Philippines and Japan's own truck art, called *dekotora*.

As a diplomat, I am fortunate to get exposed to new cultures every few years. It is my favorite part of the job, and the more I travel the more I appreciate cultural differences and similarities. In fact, sometimes I try to bring them together, which brings me to my own truck art project: Inshallah, I plan to buy an old VW bus and get it customized with the truck art of each region on each side. It will be my own fusion of American and Pakistani culture: the classic symbol of American hippie culture bedecked in Pakistani truck art splendor. Who knows? Maybe I'll even hang my fish on the side. ■

Yoon Nam is a Consular Officer at U.S. Embassy Islamabad

لیکن جیسے جیسے میں ٹرک آرٹ کے بارے میں اور اس بارے میں کہ ان ٹرکوں کے ڈرائیور اس میں بیٹھ کر کتنا ناز کرتے ہیں سوچتا رہا مجھے خود اپنے ملک میں اس آرٹ کی ایک متوازی فارم آٹوموبائل آرٹ دکھائی دینے لگی۔ خاص طور پر کیلیفورنیا کی لورائیڈر روایت مجھے اس جیسی ہی لگی۔

لورائیڈر ایک کار ہے جو 1930ء کی دہائی میں ان میکسیکن نژاد امریکیوں کے ذریعے شروع ہوئی جنہوں نے لاس اینجلس میں پاپولر ڈوٹ سوٹ کو اپنے لباس میں شامل کیا۔ لورائیڈر کو یہ نام اس وجہ سے ملا کہ اس گاڑی کو اس طرح تبدیل کیا جاتا تھا کہ اس میں نیچے بیٹھا جاسکے۔ کئی دہائیاں قبل یہ مقصد یوں حاصل کیا جاتا تھا کہ اس میں سیٹوں کی جگہ ریت بھرے تھیلے رکھ دئے جاتے تھے۔

آج لورائیڈر رشکانو یا میکسیکن امریکی ثقافت کی علامت بن چکا ہے۔ اسی سے 1970ء کی دہائی میں ایک مشہور عام نغمے نے جنم لیا اور آج آرٹ کیلئے وقف بہت سے جریڈوں میں آپ کو لورائیڈرز کے نئے سٹائل مل جائیں گے۔ اور جہاں لورائیڈرز کی خاص بات ہی اس کا زمین سے قریب ہونا ہے وہاں اس کے ہیرونی حصہ کا شوخ ہونا بھی ضروری ہے۔ لورائیڈر میگزین کے کسی سرورق پر ایک سرسری نظر سے ہی آپ کو کبھی ہوئی کر دم گرل، نیون گرین پینٹ، اور ایئر ٹک آرٹ کے میورل دکھائی دے جائیں گے۔

میں ایک ساؤتھ کیلیفورنیا کا باسی ہونے کی حیثیت سے کہوں گا کہ لورائیڈر سٹائل پاکستانی ٹرک آرٹ کے متوازی سب سے نمایاں امریکی آرٹ ہے، لیکن درحقیقت ایسے کئی دوسرے آرٹ بھی ہیں۔ تقریباً اسی دور میں جب لورائیڈر سامنے آئی، ہاٹ راڈ بھی نمودار ہوئی۔ یہ ایک کار تھی جس کو سیدھی سمت میں بہت تیزی سے دوڑانے کے لئے اس کے بڑے سے انجن میں ردوبدل کیا گیا تھا۔ لورائیڈر کی طرح، اس کی خصوصیات میں بھی اپنی مرضی کی ڈیکوریشن، عام طور پر شوخ رنگوں میں، کروم، اور گرل میں سے پھٹ کر نکلنے اور ہوڈ پر رینگنے والے شعلے شامل تھے۔ سبوتاہ کا یہ سٹائل امریکی چارپڑ پر بھی عام ہے جو خصوصی طور پر تبدیل کئے گئے موٹر سائیکل ہوتے ہیں۔

کچھ ایک سائیکن مختلف

اب میں محسوس کرتا ہوں کہ پاکستانی ٹرک آرٹ، جس طرح بہت سے پہلو ہوتے ہیں جنہیں ملا کر ہم کچھ کہتے ہیں، منفرد ہے، لیکن دوسرے ممالک میں اس کے متوازی پہلو مل جاتے ہیں۔ یقیناً گاڑیوں پر سچے ہوئے آرٹ پر وسیع تر نظر ڈالی جائے تو ہمیں فلپائن میں شوخ رنگوں والی چینی، اور جاپان کا اپنا ٹرک آرٹ بھی مل جائے گا جسے ڈیکوٹورا کہتے ہیں۔



ایک سفارٹکار کی حیثیت سے، میں خوش نصیب ہوں کہ ہر چند سال بعد مجھے نئی ثقافتوں کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ میرے فرائض منصبی کا یہی پہلو مجھے پسند ہے اور میں جتنا زیادہ سفر کرتا ہوں اتنا ہی ثقافتی فرق اور مماثلت سامنے آتی ہے۔ اصل میں بعض اوقات تو میں خود اسے آمنے سامنے رکھتا ہوں اور یہ مجھے پھر میرے ٹرک آرٹ کے پراجیکٹ کی طرف لے آتا ہے۔ انشا اللہ میں نے سوچ رکھا ہے کہ ایک پرانی واکس وگین بس خرید کر اسے ہر طرف سے ہر علاقے کے ٹرک آرٹ سے مرصع کراؤں گا۔ یہ میری طرف سے امریکی اور پاکستانی کچھرو کو باہم جوڑنا ہوگا۔ اور یہ ہی کچھری گویا پاکستانی ٹرک آرٹ کی چمک دمک سے آراستہ کلاسیک علامت ہوگی۔ کون جانتا ہے؟ حتیٰ کہ ہوسکتا ہے اس کے ایک طرف میں اپنی مچھلی کو بھی لٹکا دوں۔ ■

FAMILY

traditions

خاندانی روایات

In the U.S., just as in Pakistan, family is extremely important. Family culture centers on coming together throughout the year to celebrate important life events like marriages and the birth of children. Often, the traditions we share with family are simply customs and habits that, over time, develop into regular rituals. Often originating from cultural traditions, family traditions are unique and contribute to the identity of what the family is "all about." Here are a few family traditions that our American contributors would like to share with you.

پاکستان کی طرح امریکہ میں بھی خاندان انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ امریکی فیملی کلچر سال بھر پیش آنے والے زندگی کے اہم واقعات جیسے سالگرہ، شادیوں اور بچوں کی پیدائش کے موقع پر باہم اکٹھے ہونے کے گرد گھومتا ہے۔ اکثر وہ روایات جن کی پذیرائی خاندان کی سطح پر کی جاتی ہے دراصل ایسے رواج اور طریقے ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ باقاعدہ رسوں کا درجہ اختیار کر چکے ہیں۔ خاندانی روایات منفرد انداز کی ہوتی ہیں اور اکثر ثقافتی روایات سے جنم لیتی ہیں۔ اور اس طرح وہ کسی خاندان کی مخصوص پہچان کا ذریعہ بنتی ہیں۔ یہاں ہم کچھ خاندانی روایات پیش کر رہے ہیں جو ہمارے امریکی لکھنے والے آپ سے شیئر کرنا چاہیں گے۔



Claire Breedlove



Claire Breedlove

Roller Coaster Summers

By Claire Breedlove

Every summer, my family goes to a large amusement park near our home in California. The amusement park has lots of different rides, a small zoo, and many kinds of games and food. There is a special part of the park that has rides just for small children since you have to be a certain height, usually about 120 cm, to ride most of the big roller coasters. Although there are lots of things for the kids who are shorter than 120cm to do, it's always a big deal when one of my nieces or nephews is finally tall enough to ride the big roller coasters. This year, one of my nephews was finally tall enough to ride the biggest roller coasters in the amusement park. The first picture was of him sitting in the special roller coasters seat before his ride. The ride had lots of twists and turns, so lots of safety equipment was required. The second picture is my nephew after he finished his first ride on the big roller coaster. As you can see, he had a terrific time!

Claire Breedlove is a Consular Officer at U.S. Embassy Islamabad

موسم گرما اور رولر کوسٹر

ہر موسم گرما میں میری فیملی کیلیفورنیا میں گھر کے قریب ایک بڑے تفریحی پارک میں جاتی ہے۔ تفریحی پارک میں بہت سے مختلف قسم کے جھولے، ایک چھوٹا سا چڑیا گھر، اور کئی قسم کی کھیلیں اور کھانے کے شال ہیں۔ پارک کا ایک حصہ ایسا ہے جو صرف چھوٹے بچوں کے لئے مخصوص ہے کیونکہ بڑے رولر کوسٹروں پر سواری کے لئے آپ کا قد عموماً 120 سنی میٹر ہونا چاہئے۔ اگرچہ 120 سنی میٹر سے کم قد والے بچوں کے لئے بہت کچھ ہوتا ہے لیکن پھر بھی میرے کسی بھتیجے یا بھتیجی کے لئے قد کا اتنا ہو جانا کہ بڑے رولر کوسٹروں پر سواری کے قابل ہو جائے ایک بڑی اہم بات ہوتی ہے۔ اس سال میرے ایک بھتیجے کا قد بالآخر اتنا ہو گیا کہ وہ تفریحی پارک میں سب سے بڑے رولر کوسٹر پر سواری کر سکے۔ پہلی تصویر اسی کی ہے جس میں وہ رولر کوسٹر کے چلنے سے پہلے ایک خصوصی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔ چونکہ یہ جھولا بہت بل کھاتا اور مزتا ہے اس لئے اس میں بہت سی سیٹیں ایکو پمنٹ چاہئے! میرے بھتیجے کی دوسری تصویر رولر کوسٹر کی سواری کے بعد کی ہے۔ آہستہ دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ تجربہ اس کے لئے کتنا زبردست تھا!

کلیئر بریڈلوو - قونسلر آفیسر اسلام آباد۔



The Music that Shapes Us

By Emerita Torres

I know that both Pakistanis and Americans have a great appreciation for music. I recently attended a Qawali cultural event hosted by the U.S. Embassy and was struck by the rich history of Pakistani music and culture. While there, I also reflected on how much I miss listening to my Puerto Rican family's collection of music on New Year's Eve. My grandmother was brought up listening to *bomba*, *plena*, and *boleros* music: styles that have roots in Puerto Rico and other countries in the Caribbean. Growing up, I spent holidays at her house with my parents, siblings, uncles, and cousins. Every New Year's Eve as we watch the glittery ball drop in New York City's Time Square on TV, my grandmother, uncles, and my dad would play compilations of Puerto Rican music on cassette tapes (and later CDs, as we got older) with some of their favorite tunes, which date back to the 1920s. Some of us would even dance, including my grandmother and my mom. Comparing the music was like a sport; my uncles would name the songs, the era, and reflect on what was happening in their lives at the time. I miss this tradition, but hope I can share it with both my American and Pakistani colleagues during my tour in Pakistan.

Emerita Torres is an Economic Officer at U.S. Embassy Islamabad

میوزک اور شخصیت کی تعمیر

میں جانتی ہوں کہ پاکستانی اور امریکی دونوں موسیقی کا بہترین ذوق رکھتے ہیں۔ حال ہی میں، میں نے قوالی کے ایک ثقافتی پروگرام میں شرکت کی جس کی میزبانی امریکی سفارت خانہ نے کی۔ اس موقع پر میں پاکستانی موسیقی اور ثقافت کی اس قدر بھرپور تاریخ کے بارے میں جان کر بہت متاثر ہوئی۔ وہیں پر میں نے سوچا کہ نئے سال کے موقع پر پورٹو ریکن گھرانے کی میوزک کلیکشن میں سے کچھ سننے کے لئے خود میرا کس قدر جی چاہ رہا ہے۔ میری دادی کیربین میں با مہا ہلیٹا، اور بولیرو میوزک سٹائل سنتے ہوئے پلی بوجھی تھیں۔ میں بھی اپنے والدین، بہن بھائیوں، چچاؤں اور کزنز کے ساتھ ان کے گھر چھٹیاں گزارنے جاتی۔ ہر نئے سال کے موقع پر جب ٹی وی پر ہم نیویارک سٹی کے ٹائم سکوائر میں بال ڈراپ کے مناظر دیکھتے، تو اس وقت میری دادی، ڈیڈ، اور چچا پورٹو ریکن میوزک کمپلیکیشن میں اپنی پسندیدہ دھنوں کی کیسٹس لگا لیتے (بعد میں ہم بڑے ہوئے تو ان کی جگہ سی ڈیز نے لے لی)۔ یہ پرانا 1920ء کی دہائی کا میوزک ہوتا تھا۔ ہم میں سے بعض تو رقص کرنے لگتے، جن میں میری دادی اور امی شامل ہوتے۔ موسیقی کا موازنہ ایک طرح کی تفریح تھا، میرے چچا گانوں کا نام لیتے ان کے متعلقہ دور کا ذکر کرتے اور بتاتے کہ اس دور سے کون سی یادیں وابستہ ہیں۔ اس روایت کی یاد مجھے ستانی ہے لیکن مجھے امید ہے کہ میں اپنے پاکستان کے دور ان یادوں کو اپنے امریکی اور پاکستانی ساتھیوں کے ساتھ شیئر کر سکتی ہوں۔

امریٹا ٹورس کننامک آفیسر، امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد



An Italian-Style Christmas

By Philip Schwada

Since my arrival in Islamabad, I've been struck by the similarity in Pakistani and U.S. families' approach to holiday celebrations. In particular, families in both countries share a love for food and a collective meal. Christmas Eve dinner is one of the most beloved traditions in my family. Every year, my mother makes an Italian dish called calzone - basically a pizza folded in two stuffed with meat, cheese, and vegetables. How a German American family with no connection whatsoever to Italy came to celebrate Christmas

کرسمس اٹالوی انداز میں

میں جب سے پاکستان آیا ہوں شدت سے محسوس کر رہا ہوں کہ تعطیلات کے منانے میں پاکستانی اور امریکی گھرانوں کے رویوں میں مماثلت ہے۔ خاص طور پر اچھے کھانوں کی چاہت اور ایک مشترکہ کھانا دونوں ممالک کے خاندانوں میں مشترک ہے۔ میرے خاندان میں محبوب ترین کرسمس ڈنر کی روایت ہے۔ میری والدہ ہر سال ایک اٹالوی ڈش کالزون بناتی ہیں جو بنیادی طور پر دو تہوں کا پیزا ہے جسے گوشت، پیئر اور سبز پیوں سے بھرا جاتا ہے۔ بھلا ایک جرمن نژاد امریکی فیملی جس کا اٹلی سے کوئی واسطہ کبھی نہ رہا ہو کیونکر کرسمس منانے کے لئے کالزون کا انتخاب کرتی ہے اس کی کوئی توجیہ ممکن نہیں۔ بس یہ میڈار ہوتے ہیں اس لئے ایسی بات کوئی کرتا ہی نہیں۔ کئی دن پہلے میری والدہ آٹا گوندھتی ہیں، فلینگ کے میغیر مل کو چاچ کرتی ہیں، اور مارینارا (ٹماٹر) ساس تیار کرتی ہیں۔ ماسوائے ہمارے فیملی ڈاک کے، جو ایک سال بچن سٹو کے پاس بہت قریب بیٹھا تھا اور میری والدہ کے ہاتھوں گرم ساس اس پر گر گیا تھا، ہم میں سے ہر کوئی بڑی رغبت سے اس ڈش کا انتظار کرتا ہے۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے ہم میں سے ہر کوئی اپنی پلیٹ کے سامنے ایک چھوٹی سی شیش روٹن کرتا ہے اور جو سال گذر گیا اس کی کسی اچھی یاد

with calzone has never been clear, but they're delicious, so no one questions it. Days in advance, my mother mixes dough from scratch, chops ingredients for the filling, and prepares the marinara (tomato) sauce. With the exception of the family dog, which one year waited too close to the stove when my mother spilled some hot sauce, all of us look forward to this meal with great anticipation. Before we eat, each of us lights a small candle on the table in front of his or her plate and shares something they appreciate from the preceding year. Stomachs full of calzone, the children in my family eagerly await the end of the meal when they get to open their Christmas presents. My mother decided years ago she would rather we open them at night than wake her up early on Christmas morning. Coming up on the end of my tour in Pakistan, I look forward to celebrating the holidays at home with a renewed appreciation for the love both our countries share for family and food.

Philip Schwada was a Consular Officer at U.S. Embassy Islamabad from 2011-2012

کا تذکرہ کرتا ہے۔ پیٹ کو کالزون سے بھر لینے کے بعد ہماری فیملی کے بچے بیتاب ہوتے ہیں کہ کھانا ختم ہوا اور وہ اپنے کرسٹم تحفوں کو کھولنا شروع کر سکیں۔ میری والدہ نے کئی سال پہلے یہ طے کیا تھا کہ کرسٹم کی صبح انہیں جلدی جگانے کی بجائے ہم تحفوں کو رات کے وقت کھولا کریں گے۔ پاکستان میں اپنے نور کے اختتام پر میں منتظر ہوں کہ اپنے گھر جا کر چھٹیاں مناؤں، وہی اچھے کھانوں کی چاہت اور فیملی سے محبت جو دونوں ملکوں کے عوام میں مشترک ہے۔

فلپ شواڈا قونسلر آفیسر اسلام آباد



Shayna Cram

Our Michigan Pond

By Shayna Cram

As kids, every year when the hot summers of Michigan were in full swing, my siblings and I would race down to the pond outside our house. It was only about 3 m deep in the middle, and we would dare each other to swim to the bottom and grab a handful of mud to prove we'd actually made it. Inevitably, the urge to throw a handful of mud at one's sibling was just too great, and everyone would end up covered in brown mud and algae.

We'd spend long, quiet summer and fall afternoons fishing at the pond, catching bass and the occasional sunfish. At dusk, we would sneak up on the frogs at the water's edge and try to catch them with our bare hands. Most of them would startle and escape with a giant splash, but we did always catch a few. Then, we'd line them up at the edge of the grass so they could race back to the water, betting on whose frog would be the winner.

In winter time, the world outside transformed into a magical white wilderness and our pond would freeze to solid ice. The minute our parents deemed it safe enough to walk on, we'd don our ice-skates and practice our figure skating moves on the pond. My brother played hockey, so he'd break out the sticks, hockey pucks, and net, and we'd take turns shooting at the goalie.

Our Michigan pond was not much, just a small round ring of water that was home to muskrats, frogs, and fish. But to us, it was much more: it was our summer oasis, a retreat from the sweltering heat, and our winter time arena. ■

Shayna Cram is a Public Diplomacy Officer at U.S. Embassy Islamabad

ہمارا مشی گن کا تالاب

بچپن میں، ہر سال جب مشی گن کا موسم گرما اپنے پورے جوہن پر ہوتا، تو میرے بہن بھائی اور میں اپنے گھر کے باہر تالاب کی طرف دوڑ لگتے۔ درمیان میں اس کی گہرائی صرف تین میٹر کے قریب تھی، اور ہم ایک دوسرے کو تیر کر اس کی تہ تک جانے اور کچڑ کی ایک مٹھی اٹھالانے کے لئے کہتے تھے تاکہ یہ ثابت ہو کہ ہم نے واقعی ایسا کیا ہے۔ اپنے بہن بھائی پر کچڑ پھینکنے کی خواہش پر قابو پانا بہت مشکل ہوتا تھا اور ہم میں سے ہر کوئی کچڑ اور کانٹی میں لٹ پت ہو جاتا تھا۔

ہم طویل، خاموش گرمیوں اور خزاں کے پچھلے پہر تالاب پر مچھلیاں پکڑتے ہوئے گزارتے، اکثر باس اور کبھی کبھار سن فش ہاتھ لگتی۔ شام کے وقت ہم پانی کے کنارے آہستہ سے مینڈکوں تک پہنچتے اور اپنے خالی ہاتھوں سے انہیں پکڑنے کی کوشش کرتے۔ ان میں سے اکثر ڈر جاتے اور ایک بڑی جست کے ساتھ پانی میں کود جاتے، لیکن ہمیشہ ہم چند ایک کو پکڑ ہی لیتے۔ پھر ہم انہیں گھاس کے کنارے ایک قطار میں رکھتے تاکہ وہ پانی کی طرف دوڑ لگا سکیں اور شرطیں لگاتے کہ کس کا مینڈک جیتتا ہے۔

سردیوں کے موسم میں، باہر کی دنیا ایک جادوئی سفید ویرانے میں ڈھل جاتی اور ہمارا تالاب جم کر ٹھوس برف بن جاتا۔ جیسے ہی ہمارے والدین اس پر چلنے کو محفوظ قرار دیتے ہم اپنے آکس سکیش بہن لینے اور تالاب پر اپنی فگر سکیٹنگ کی مشق شروع کر دیتے۔ میرا بھائی ہاکی کھیلنا پسند کرتا اس لئے بیکس، ہاکی پکس، اور نیٹ لگالاتا۔ اور ہم گولی پر شوٹنگ کی اپنی اپنی باریاں لیتے۔

ہمارا مشی گن کا تالاب اتنا بڑا نہ تھی، بس پانی کا ایک چھوٹا گول سادہ تھاجو مسک ریش، مینڈکوں، اور مچھلیوں کا مسکن تھا، لیکن ہمارے لئے یہ اس سے کہیں زیادہ اہم تھا، گرمیوں میں ہمارا نخلستان، جس اور گرمی میں ہماری پناہ گاہ اور سردیوں میں ہمارا کھیل کا میدان۔ ■

شینا کرام

the WEARING of the green

St. Patrick's Day traditions in the United States

by Jen McAndrew

Each year on March 17, millions of Americans wear green and celebrate their Irish heritage with St. Patrick's Day parties and parades.

Both New York City and Boston boast the longest-running parades, but the New York parade is the biggest. The five-hour procession typically has 150,000 marchers, including bands, firefighters, police and military groups, and attracts two million spectators. The City of Chicago is well known for its tradition of dyeing its river green. New Orleans, historically the largest port of entry for Irish immigrants in the south, also holds multiple block parties. Although the holiday has a religious aspect (it commemorates the patron saint of Ireland), in the United States it is primarily a secular celebration of Irish-American heritage. More than 36 million Americans report Irish ancestry, according to the U.S. Census Bureau. That's seven times bigger than the current population of Ireland! Even President Obama has Irish connections. His great-great-great-great-great grandfather hails from Moneygall in County Offaly.

The biggest wave of Irish immigration to the United States happened during the Irish Famine of 1845-1852. More than one million people died and another million emigrated due to mass starvation. My own great-great-great grandfather John McAndrew was from County Mayo on Ireland's west coast, which was particularly hard hit. He emigrated to the United States in the 1840s, eventually going to work in the coal mines of Pennsylvania.

Working conditions in the mines were terrible at the time, and hundreds of miners died every year in accidents. We'll never know for sure, but we're fairly certain my great-great-great grandfather was a member of the Molly Maguires, a secret society of Irish-American coal miners who fought for fair labor practices and better safety standards.

Today, my family is spread out across the United States, but we still take time to remember our Irish heritage on St. Patrick's Day with a pint of Guinness at a local pub. Even friends and family who don't have Irish ancestry are welcome to join.

As the saying goes, everyone's Irish on March 17! ■

Jen McAndrew is a Staff Assistant at U.S. Embassy Islamabad



سبز لباس کی رسم

امریکہ میں سینٹ پیٹرک ڈے کی روایات کا احوال

جین مکینڈریو، اسٹاف اسسٹنٹ

ہر سال 17 مارچ کے دن امریکہ کے کئی ملین افراد سبز لباس زیب تن کرتے ہیں اور سینٹ پیٹرک ڈے کی پارٹیوں اور پریڈوں کے ذریعے آئرش ثقافتی ورثے سے اپنی وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

نیویارک سٹی اور بوٹن دونوں طویل ترین پریڈوں کے انعقاد کے دعوے کرتے ہیں، لیکن نیویارک پریڈ سب سے بڑی ہوتی ہے۔ پانچ گھنٹے تک جاری رہنے والے اس جلوس میں روایتی طور پر مارچ کرنے والے افراد کی تعداد 150,000 ہوتی ہے جس میں بینڈز، فائر فائٹرز، پولیس اور فوج کے دستے شامل ہوتے ہیں اور یہ دو ملین دیکھنے والوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ شکاگو کا شہر روایتی طور پر اپنے دریا کو سبز رنگ میں رنگ دینے کے لئے بہت شہرت رکھتا ہے۔ نیوا آریلیز میں بھی متعدد بلاک پارٹیاں منعقد کی جاتی ہیں، جو کہ جنوب میں واقع وہ تاریخی بندرگاہ ہے جو آئرش تارکین وطن کے داخلے کا سب سے بڑا مرکز تھا۔

اگرچہ اس تہوار کا ایک مذہبی پہلو ہے (یہ دن آئر لینڈ کے پیشوا سینٹ پیٹرک سے موسوم ہے)، لیکن امریکہ میں یہ بنیادی طور پر آئرش امریکی ورثے کی سیکولر حیثیت میں منایا جاتا ہے۔ امریکی مردم شماری بورڈ کے مطابق امریکہ میں آئرش نژاد لوگوں کی کل تعداد 36 ملین سے زائد ہے۔ اور یہ تعداد آئر لینڈ کی موجودہ آبادی کی نسبت سات گنا ہے۔ ان خود صدر اوباما کے آباؤ اجداد کی آئر لینڈ سے وابستگی رہی۔ چند پیشین پیلے یہ لوگ مئی گال میں اوپلی کاؤنٹی سے تعلق رکھتے تھے۔

امریکہ کی طرف آئرش نقل مکانی کی سب سے بڑی لہر 1845-52ء کی قحط سالی کے درمیان وقوع پذیر ہوئی۔ اس میں ایک ملین سے زائد لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جب کہ ایک ملین مزید افراد اجتماعی طور پر نقل مکانی کر گئے۔ خود میرے پردادا کے دادا جان مکینڈریو کا تعلق آئر لینڈ کے مغربی ساحل پر واقع کاؤنٹی میو سے تھا، جو اس سے بری طرح متاثر ہوئی تھی۔ وہ 1840ء کی دہائی میں یہاں منتقل ہوئے، اور بالآخر پنسلوانیا کی کولے کی کانوں میں کام کرنے لگے۔

ان دنوں کانوں کے اندر کام کرنے کے لئے حالات بہت ہی تکلیف دہ تھے اور ہر سال سینکڑوں کارکن حادثات میں زندگی کی بازی ہار جاتے تھے۔ میرے پردادا کے دادا، اگرچہ جتنی طور پر ہم کبھی نہیں جان سکیں گے لیکن بڑی حد تک ہم اس بات کا یقین ہے کہ وہ کولے کی کانوں کے آئرش امریکی مزدوروں کی خفیہ تنظیم مولی موگوانز کے رکن تھے جس نے مزدوروں کے لئے منصفانہ حالات کا کاروان کے سیٹھی شینڈرڈز کے لئے جدوجہد کی۔

آج میرا خاندان امریکہ میں پھیلا ہوا ہے، لیکن ہم اب بھی سینٹ پیٹرک ڈے پر اپنے آئرش ورثے کو یاد کرنے کے لئے مقامی پب پر گیس کا ایک پنٹ لینے کے لئے وقت نکال لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جو احباب آئرش آباؤ اجداد نہیں رکھتے ہم انہیں بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔ ■

کہتے ہیں کہ 17 مارچ کے دن ہر کوئی آئرش ہوتا ہے!

wedding BELLS:

شادی کے شادیانے پاکستان اور امریکہ میں

in Pakistan & in the U.S.

by Rushna Manzoor and Shayna Cram



Marriage and weddings are a central part of people's lives in almost every culture. The rituals and traditions surrounding marriage are reflections of a culture's religion, values, and history. While the bright, colorful, and lively weddings of Pakistan may seem to be nothing like weddings seen in America at first glance, upon closer consideration, you will find many shared traditions and values between our two nations. Just take a look at the components of both U.S. and Pakistani wedding culture to find the true extent of similarity between one of the most important and sacred traditions surrounding marriage.

کم و بیش ہر تہذیب میں شادی اور اس کی تقریبات لوگوں کی زندگی میں مرکزی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ شادی سے وابستہ رسوم و رواج میں ان کے مذہب، اقدار اور تاریخ کا پرتو ہوتا ہے۔ روشنیوں، رنگوں اور بھرپور زندگی سے سچی ہوئی پاکستان میں ہونے والی شادیاں پہلی نظر میں امریکہ میں ہونے والی شادیوں جیسی نظر نہیں آتیں۔ لیکن بغور دیکھا جائے تو آپ کو ان میں دونوں اقوام کی ایک جیسی رسمیں اور اقدار نظر آئیں گی۔ ذرا دونوں اقوام کے ہاں شادی سے متعلقہ کلچر پر ایک نظر ڈالئے اور اس مماثلت کا حقیقی جائزہ لیجئے جو ان کی شادی سے جڑی ہوئی مقدس رسموں میں موجود ہے۔

In Pakistan, wedding culture is a blend of religious, historical, and contemporary customs that juxtapose closely.

پاکستان میں شادی سے متعلقہ کلچر میں مذہبی، تاریخی، اور موجودہ رسوم و رواج ایک ساتھ چلتے ہیں۔

Coffee Cloud



Baat Pakki

Once the pair is agreed upon with detailed consents, an exchange of rings or sweets declares the match as "Baat Pakki," or talks confirmed.

Dholki/Maiyyo'n

As the time advances, the future bride, butterflies-in-tummy, is prepared for "Maiyyo'n," a Desi bridal shower. This practice is intended to amplify euphoria between the love-birds and to celebrate the bride's beauty as she is wrapped in a traditional yellow dress.

The betrothed couple's family holds numerous "Dholki" hand-drum functions, where each family practices with relatives and friends for a singing and dancing competition.

بات پکی

جب کسی جوڑے کے درمیان تفصیلات طے پا جاتی ہیں تو انگوٹھیوں یا مٹھائیوں کا تبادلہ کر کے رشتہ طے ہونے یا بات پکی ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

ڈھولکی / مائیو'ن

جیسے وقت آگے بڑھتا ہے، ہونے والی دلہن، کچھ گھبرائی سی، مائیو'ن کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ یہ ایک طرح کا دیسی برائڈل شاور ہے۔ اس کا مقصد دونوں چاہنے والوں کے درمیان اپنائیت کے فرحت بخش احساس کا فروغ، اور روایتی پہلے لباس میں لپٹی ہوئی دلہن کی خوبصورتی میں اضافہ ہے۔

دولہا دلہن کے خاندان کی دن تک ڈھولکی کی محفلیں سنانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ جن میں متعلقہ رشتہ دار اور دوست دونوں خاندانوں کے درمیان گانے اور رقص کے مقابلے کی تیاری کرتے ہیں۔

Coffee Cloud



Rasm e Mehndi

Taking place a day or so before the wedding, a bride's female

مہندی کی رسم

یہ رسم شادی سے ایک آدھ دن پہلے ادا کی جاتی ہے۔ خاتون کی سہیلیاں اور فیملی اسے دلہن کے طور پر بٹھا کر اس کے ہاتھ پاؤں کو حنا سے رنگتی ہیں۔

In the U.S., weddings are a compilation of traditional, religious, family, and personal choices.

امریکہ میں شادیاں روایتی، مذہبی، خاندانی اور ذاتی فیصلوں سے ترتیب پاتی ہیں۔



Engagement

Nowadays, couples generally choose their own partners. Traditionally, a man may "ask for the hand" of a lady from her father as a sign of respect to the family. On one knee, a man presents an engagement ring to his lady as a symbol of his commitment.

Wedding Showers

After the engagement, the bride chooses her "bridesmaids" and a "maid of honor" that will help her make decisions and plan for the wedding. The groom chooses his "groomsmen" and "best man" that will stand beside him at the wedding. Friends and family gather to give gifts to the couple.

منگنی

آج کل جوڑے عموماً اپنے ساتھی کا انتخاب خود کرتے ہیں۔ روایتی طور پر مرد کسی خاتون کے والد سے، اس کے خاندان کے احترام کا مظاہرہ کرنے کے لئے، خاتون کا ہاتھ مانگ سکتا ہے۔ دائیں ہاتھ کے انگلی کے لئے مرد اپنے ایک انگلی پر جبکہ خاتون کو انگوٹھی پیش کرتا ہے۔

ویڈنگ شاورز

منگنی کے بعد دلہن اپنی برائڈز میڈ اور ایک میڈ آف آئز کا انتخاب کرتی ہے جو شادی کے بارے میں لائحہ عمل طے کرنے میں دلہن کی مدد کریں گی۔ دولہا اپنے لئے گرومز مین اور میٹ مین کا انتخاب کرتا ہے جو شادی کے دوران اس کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ فیملی اور دوست جوڑے کو تحائف دینے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔



Bachelorette, and Bachelor Parties

At any point before the wedding date nears, both the bride and

بیچلرٹ اور بیچلر پارٹیز

شادی سے پہلے کسی بھی وقت دلہن اور دولہا علیحدہ علیحدہ پارٹیاں منعقد کرتے ہیں۔ میڈ آف آئز اور برائڈز میڈز

friends and family gather to celebrate the bride and to decorate her hands and feet in henna.

Dowry

"Jahaiz" (Dowry) is greatly practiced in Pakistani culture, with some exceptions. It is the bride's family who bears the expense of the basic necessities a bride may require. However, in Balochi culture it is a groom's responsibility to arrange each requirement along with mandatory Islamic rule of bride money "Mehr," provided by groom arranged on the Nikkah day. "Jahaiz" and "Mehr" are directly proportional to one's financial capacity.

جہیز

جہیز کی رسم، کچھ استثنیٰ کے ساتھ، پاکستانی ثقافت میں بڑے پیمانے پر موجود ہے۔ اس رسم کے تحت دلہن کو شادی کے بعد جو بنیادی ضرورتیں پیش ہوتی ہیں ان پر اٹھنے والے اخراجات دلہن کا خاندان برداشت کرتا ہے۔ بہر حال ہماری بلوچی ثقافت میں دلہن کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کی ذمہ داری دولہا پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اسے اسلامی قانون کے تحت نکاح کے موقع پر دلہن کو حق مہر کی رقم بھی ادا کرنا پڑتی ہے۔ جہیز اور مہر کی رقم جذباتی اور مالی استطاعت سے متناسب ہوتی ہے۔

groom have separate parties. The maid of honor and bridesmaids organize a fun event for the bride, and the groomsmen and best man do the same for the groom. The events are intended to celebrate the last days of being a single person, and can include a lot of dancing and celebrating. The day of or before the wedding, the bridesmaids and brides may gather to get their hair and nails styled and decorated.

دلہن کے لئے ایک دلچسپ پروگرام ترتیب دیتی ہیں۔ اور گroomsمن اور بیسٹ مین دولہا کے لئے ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہ پروگرام دولہا اور دلہن کی غیر شدہ زندگی کے آخری ایام کو منانے کے لئے ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ ان میں کثرت سے رقص اور خوشیاں منانے کا سلسلہ ہو سکتا ہے۔ شادی کے روز یا اس سے پہلے دلہن اور برائیز میڈز اپنے بالوں کا سٹائل وضع کرنے اور ناخن جانے کے لئے آکٹھ ہو سکتے ہیں۔

Covering Costs اخراجات کا برداشت کرنا

The tradition of a dowry is not common in mainstream American society. Much more common, however, is the traditional concept that the "father of the bride" is responsible for the costs of the entire wedding. The average wedding in the U.S. running about \$28,000, this is no small commitment. These days, however, many couples contribute to the costs of their own weddings as well.

جہیز کی رسم وسیع تر امریکی معاشرے میں عام نہیں ہے۔ لیکن یہ روایتی تصور بہت عام ہے کہ شادی کے تمام اخراجات دلہن کے باپ کو برداشت کرنے ہوتے ہیں۔ اور شادی پر اٹھنے والے اوسط اخراجات 28,000 ڈالر بھی کوئی کم بوجھ نہیں ہوتا۔ آج کل بہر حال کئی جوڑے خود بھی اپنی شادی کے اخراجات میں اپنا حصہ ڈال دیتے ہیں۔



Coffee Cloud

Mehndi Reception

The two families are ready for blissful rituals. Flamboyantly dressed girls and uni-tone Kurta-Shalwar & Stole boys master their moves on the dance floor. Colors, music, enjoyment, food, dance and celebrations highlight the event.

مہندی کی تقریب

دونوں خاندان خوشی کی رسموں کے لئے پوری طرح تیار ہوتے ہیں۔ شوخ کمپوز میں ملبوس لڑکیاں، اور ایک ہی رنگ کا کریت شلوار اور منظر اوڑھے لڑکے رقص میں اپنی مہارت دکھاتے ہیں۔ رنگ، موسیقی، انجوائمنٹ، کھانے، رقص اور خوشی منانا یہ سب کچھ اس تقریب کو نمایاں کرتا ہے۔

Traditional Dances

Pakistan has a number of traditional dances, including a

روایتی رقص

پاکستان میں کئی روایتی رقص ہیں جن میں دوسرے رقصوں کے علاوہ خیبر پختونخوا کا 'تلوار ڈانس'،



Brian Gibel

Marriage License

The marriage license is the legal document which ties two individuals together. It must be signed by witnesses, and couples usually sign the document the day of or before the wedding.

میریج لائسنس

میریج لائسنس وہ قانونی دستاویز ہے جو دو افراد کو باہمی تعلق میں باندھ دیتا ہے۔ اس دستاویز پر گواہوں کے دستخط ضروری ہیں۔ اور عام طور پر جوڑے اس پر شادی کے دن یا اس سے ایک دن پہلے دستخط کرتے ہیں۔



"sword dance" in KP, "Luddi and Bhangra" in Punjab, among others. Dances to popular Bollywood songs at weddings are very common.

Nikkah Ceremony

"Nikkah" is an Islamic way of saying 'I do' which can be held any day prior to the wedding ceremony with consent of both families binding the bride and groom in a life-long contract.

نکاح کی تقریب

نکاح 'آئی ڈو' یا مجھے منظور ہے کہنے کا اسلامی طریقہ ہے۔ ایسا شادی کی تقریب سے پہلے دونوں گھرانوں کی باہمی رضامندی سے کیا جاسکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دلہن اور دولہا زندگی بھر کے لئے ایک معاہدے میں بندھ جاتے ہیں۔



Barat Ceremony

In this formal wedding procession, the groom's family, relatives, and friends accompany him in a richly-decorated vehicle to the groom's house for a traditional ceremony, including sharing of juice or milk and a shower of flowers.

بارات کی تقریب

شادی کے اس باقاعدہ جلوس میں دولہا کی فیملی، رشتہ دار، اور دوست ایک نئی سجائی گاڑی میں بیٹھے دولہا کے ہمراہ ایک روایتی تقریب کے لئے دلہن کے گھر کی طرف چلتے ہیں جہاں جوس یا دودھ سے ان کی تواضع کی جاتی ہے اور پھول برسائے جاتے ہیں۔

Marriage Ceremony

Ceremonies may or may not be religious in nature, and can take place anywhere from a church or other religious setting to outdoor locations. Some couples choose "destination weddings" in exotic locations, inviting guests to white sand beaches of warmer climates. The ceremony may include a sermon or religious readings of scripture, and traditionally the couple exchanges vows. Flower girls shower petals on the path of the bride, symbolizing a path to a sweet future. The bride traditionally wears white, symbolizing her purity, and a veil to symbolize her youth and modesty. The couple exchange rings and are announced, following which tradition dictates they kiss and are announced "man and wife."

شادی کی تقریب

تقریب نوعیت کے اعتبار سے مذہبی ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی۔ اور یہ کہ جاکر یا کسی بھی عبادت گاہ سے لے کر کسی کھلے مقام تک کہیں بھی منعقد ہو سکتی ہے۔ کچھ جوڑے کسی عجیب جگہ مثلاً گرم آب و ہوا کے علاقوں میں سفید ریت والی کسی بچ پڑوسی نیشن ویڈنگس کا انتخاب کرتے ہیں۔ شادی میں کوئی مذہبی خطبہ یا کسی مذہبی کتاب کا پڑھا جانا بھی ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ جوڑا روایتی طور پر ایجاب و قبول کرتا ہے۔ فلاور گرلز دلہن کے راستے میں پھولوں کی پتیاں برساتی ہیں۔ دلہن پاکدامنی کی علامت، روایتی سفید لباس زیب تن کرتی ہے اور ایک نقاب پہنتی ہے جو جوانی اور حیا کی علامت ہے۔ جوڑا انگوٹھیوں کا تبادلہ کرتا ہے اور اعلان کیا جاتا ہے۔ جس کے بعد روایت کا تقاضہ یہی ہے کہ وہ بوسہ لیتے ہیں اور انہیں جیون ساتھی قرار دے دیا جاتا ہے۔



Wedding Procession

Following the announcement, the couple are showered with rice (or confetti, bubbles, or even sprinkles, nowadays) upon leaving the ceremony venue. The couple's car is usually decorated with flowers, ribbons, and paint announcing the couple as "just married."

شادی کا جلوس

اعلان کے بعد تقریب کے مقام سے جاتے وقت جوڑے پر چاول (یا آج کل کانفیٹی، ببلز اور حتیٰ کہ سپرنکلز) برسائے جاتے ہیں۔ جوڑے کی گاڑی کو عموماً پھولوں، ربڑوں، اور رنگوں سے خوب سجایا جاتا ہے تاکہ اس بات کا اظہار ہو کہ ان کی ابھی شادی ہوئی ہے۔



Rukhsati

Intense emotions run through the family as they have a last meal together before their daughter leaves her home for good. The groom, also experiencing intense emotions, is waiting on cloud nine. The bridal family lines up on a red carpet with bowls of rose petals, and goodies for guests consisting of flower bangles, sweets, roses etc. Cash gifts are given to the couple in envelopes.

رخصتی

اس وقت انتہائی جذباتی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے جب دلہن کے اہل خاندان اپنا آخری کھانا مل کر کھاتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد بیٹی ہمیشہ کے لئے اپنا گھر چھوڑ کر جانے والی ہوتی ہے۔ دولہا کو بھی ایک جذباتی صورتحال سے گزرنا پڑتا ہے وہ خوشی سے سرشار انتظار کے لمحے گزارتا ہے۔ ایک سرخ قالین پر قطار باندھے دلہن کے خاندان کے لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں گلاب کی پتیوں کے پیالے اور مہمانوں کے لئے پھولوں کے گجرے، مٹھائیاں، اور گلاب کے پھول ہوتے ہیں۔ جوڑے کو لفافوں میں بند نقد تحفے دئے جاتے ہیں۔



Valima Ceremony

"Valima" is hosted by the groom's family in order to assure the bridal family of enduring affection and care to their beloved daughter. ■

ولیمے کی تقریب

ولیمے کی میزبانی دولہا کا خاندان کرتا ہے اور اس طرح دلہن کے خاندان کو یقین دلاتا ہے کہ وہ ان کی پیاری بیٹی کا خیال رکھے گا اور اس کے ساتھ محبت سے پیش آئے گا۔ ■



Brian Gibel

Reception

Filled with family and friends that travel in for the festivities, the reception is a blissful event jam-packed with tradition. The wedding party's "best man" and "maid of honor" give toasts in honor of the bride and groom. Guests eat and drink, and finally the bride and groom perform the "cutting the cake" tradition, where they slice the first piece of wedding cake and feed each other the first bite. Traditionally, this symbolizes unity and fertility, hailing from the era of Roman times.

Traditional Dances

Cake is followed by dancing and music, in which the first dances are also traditional. A mother/son dance with the groom and his mother, and a father/daughter dance with the bride and her father. The couple also chooses a song, which will remain the couple's song forever, and dances together for the first time in front of the guests.



Kellee Farmer



Shayna Cram

روایتی رقص

ایک کے بعد رقص اور موسیقی کا آغاز ہوتا ہے، جن میں پہلے رقص روایتی ہوتے ہیں، ایک ماں بیٹا رقص یعنی دولہا اور اس کی ماں کے ساتھ رقص، اور دوسرا باپ بیٹی رقص یعنی دلہن اور اس کے باپ کے ساتھ رقص۔ شادی کرنے والا جوڑا ایک ایسے گیت کا انتخاب بھی کرتا ہے جو ہمیشہ ان دونوں کا گیت رہے گا اور پہلی دفعہ مہمانوں کے سامنے ڈانس بھی کرتا ہے۔

ریسیپشن

فیملی اور سسر کر کے آنے والے دوستوں سے کچھ کچھ بھرا ہوا ریسیپشن کا پروگرام ایک خوشیوں بھرا موقع ہوتا ہے جس میں ہر طرف رسمیں بکھری ہوتی ہیں۔ ویڈیو پارٹی کے بیسٹ مین اور میڈ آف آنرز دلہن اور دولہا کے لئے جام صحت تجویز کرتے ہیں۔ مہمان کھاتے پیتے ہیں اور آخر میں دلہن اور دولہا ایک کائے کی رسم یوں ادا کرتے ہیں کہ وہ شادی کے ایک کا پہلا سانس کائے ہیں اور ایک دوسرے کو پہلا لقمہ کھاتے ہیں۔ روایتی طور پر یہ علامت ہے ان کے ایک ہونے اور زرخیزی کی، جیسا کہ رومن دور سے سمجھا جاتا رہا ہے۔



Honeymoon

Following tradition, couples take off for a few weeks of vacation on their own, usually in some exotic location. This tradition, known as the "honeymoon," usually occurs a few days following the wedding. Due to modern constraints and work schedules, however, many people choose to delay their honeymoon for a few weeks or months. No matter when it happens, the honeymoon is a special time for a couple to be together for the first time as a married unit. ■

ماہ عسل

رسم کے مطابق، نئے جوڑے اکیلے چھٹیاں گزارنے کے لئے چند ہفتوں کے لئے کہیں چلے جاتے ہیں۔ ان کی منزل عموماً کوئی بہت مختلف سی یا دور دراز جگہ ہوتی ہے۔ یہ رسم ہنسی مون کہلاتی ہے اور عموماً شادی کے چند دن بعد شروع ہوتی ہے۔ اب جدید دور کی مجبوریوں اور کام کے شیڈیول کی وجہ سے بعض لوگ اس میں کچھ ہفتوں یا مہینوں کی تاخیر کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کیا فرق پڑتا ہے؟ ہنسی مون جب بھی ہو یہ اس جوڑے کے لئے ایک خاص موقع ہوتا ہے اور وہ ایک شادی شدہ یونٹ کی حیثیت سے پہلی مرتبہ خود کو اکٹھا محسوس کرتے ہیں۔ ■

Rushna Manzoor is a Purchasing Agent at U.S. Embassy Islamabad; Shayna Cram is a Public Diplomacy Officer at U.S. Embassy Islamabad.

Wedding Facts

شادی کے بارے میں حقائق

	PAKISTAN	U.S.
Average # of Guests	500	175
Most Popular Month	November	June
Average Wedding Cost	R 300,000	\$26,000
Average Engagement Time	Over 1 year	16.6 months
Days of Ceremony	3	1
Days of Celebration	3 - 6	2 - 4
Average Age: Bride	21.7	25.6
Average Age: Groom	25.8	27.7
Name Change	Most women do not change their name	70% of women change to husband's last name
Top Wedding Destination Location	City of the bride or groom/ destination weddings uncommon	Las Vegas, at 100,000 weddings per year
Top Ceremony Venue	Houses of the bride and groom	80% take place in churches
Top Honeymoon Spots	Murree, Nathia Gali	Hawaii, New York

امریکہ	پاکستان	
175	500	مہمانوں کی اوسط تعداد
جون	نومبر	پسندیدہ ترین مہینہ
26,000 ڈالرز	300,000 روپے	شادی کے اوسط اخراجات
16.6 مہینے	ایک سال سے زائد	متعلقہ کا اوسط دورانہ
1	3	تقریب کے ایام
2-4	3-6	منائے جانے والے ایام
25.6	21.7	اوسط عمر: دلہن
27.7	25.8	اوسط عمر: دولہا
70 فی صد خواتین اپنا نام تبدیل نہیں کرتیں	اکثر خواتین اپنا نام تبدیل نہیں کرتیں	نام کی تبدیلی
لاس ویگاس - ہرسال 100,000 شادیاں عام نہیں ہیں	دلہن یا دولہا کا شہر: دیسٹی نیشن شادیاں عام نہیں ہیں	پسندیدہ ترین ویڈیو ڈیسٹی نیشن

do americans
APPRECIATE
other Cultures?

کیا امریکی دوسری ثقافتوں کی
تحسین کے جذبات
رکھتے ہیں؟

مائیکل بلوم برگ

by Michael Bloomberg

“Come to New York City
and celebrate diversity.”

“نیویارک آئیے اور رنگارنگی کا لطف اٹھائیے”



As mayor of New York, I'm proud to serve the world's most international city, where more than 200 languages are spoken, and people from every imaginable background live side by side. Nearly 40 percent of New Yorkers were born in another country, and the immigrant experience remains central to our city's identity. Generations of immigrants have been drawn to New York because of the economic opportunity the city has always offered, but also because of its cultural and religious freedom.

نیویارک کے میئر کی حیثیت سے مجھے فخر ہے کہ میں نے دنیا کے سب سے زیادہ بین الاقوامیت کے حامل شہر کی خدمت کی ہے، جہاں 200 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں، اور ہر اس پس منظر کے لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں جس کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ نیویارک میں بسنے والوں میں 40 فی صد ایسے ہیں جو دنیا کے کسی اور ملک میں پیدا ہوئے تھے۔ ہمارے شہر کی خاص بات یہی ہے کہ یہ تارکین وطن کا شہر ہے۔ ایک تو معاشی مواقع ہیں جو اس شہر نے ہمیشہ مہیا کئے ہیں کہ تارکین

“Michael Bloomberg was elected New York City’s 108th mayor in November 2001. He turned to public life after building a successful career in the city first on Wall Street and then as head of Bloomberg LP, a financial information publishing company.”

They have come because they know that this is a place where diversity is not just tolerated — it is celebrated. One of America’s most famous symbols is the Statue of Liberty, and it is fitting that it stands in the New York Harbor. Lady Liberty’s torch has lit the dreams of millions of immigrants, who have settled in every neighborhood. In New York, one can travel the world and sample cultures from every continent without ever leaving the city.

Take a trip to Manhattan’s Chinatown or Koreatown, Little Pakistan in Jackson Heights, Little Italy in the Bronx, or Little Odessa in Brooklyn, and you’ll quickly see how true this is. Our incredible diversity makes this city one of the most energetic and exciting places to live, work, and visit. If you’ve never experienced it firsthand, I hope you will soon — it’s just one of the reasons we welcomed more than 47 million visitors last year alone.

Appreciation for other cultures comes naturally for people who grow up in this environment. Our children go to schools that resemble miniature United Nations, and they play sports with kids whose parents grew up on the opposite ends of the earth from their own. Many school children go home and speak languages other than English with their families, learning the traditions of their ancestors even as they contribute to a stronger future for America.

The principles of acceptance and appreciation are central not just to New York City, but to the whole nation. They’re implied in the motto on our nation’s seal: E pluribus unum — from many, one.

The United States of America has for centuries served as the world’s second home, a living symbol of what can be achieved when tolerance, liberty, and equality are a nation’s guiding principles.

We’re proud that, in the first years of the 21st century, this is more true than ever before. And as New Yorkers, we’re proud that our city remains a place where all the people of the world are welcomed with open arms. ■

Got a question about the U.S.?
Ask us using your phone.



اگر آپ امریکہ کے بارے میں کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو
ہمارے لنک پر اپنے فون سے رابطہ کریں

وطن کی کئی نسلیں اس کی طرف کھینچی چلی آئی ہیں، اور اس کی دوسری وجہ یہاں کا ثقافتی اور مذہبی آزادی کا ماحول ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ڈائیورسٹی کو برداشت ہی نہیں کیا جاتا بلکہ اس پر خوشی منائی جاتی ہے۔

مائیکل بلوم برگ نومبر 2001 میں نیویارک شہر کے 108 ویں میئر منتخب ہوئے تھے۔ پبلک لائف میں آنے سے قبل وہ شہر میں پہلے وال سٹریٹ میں اور پھر فنانسئل انفارمیشن شائع کرنے والی ایک کمپنی بلوم برگ ایل پی کے سربراہ کے طور پر اپنا مضبوط کریئر بنا چکے تھے۔

امریکہ کی مشہور ترین علامتوں میں سے ایک آزادی کا مجسمہ ہے۔ یہ بات انتہائی مناسب ہے کہ یہ نیویارک کی بندرگاہ پرائیڈ ہے، لیڈی لبرٹی کی مشعل نے اس کے آس پاس ہر جگہ آباد ہونے والے ملینز تارکین وطن کے دلوں میں بسنے والے خوابوں کو روشن کر دیا ہے۔ یہ نیویارک ہی میں ممکن ہے کہ کوئی شخص دنیا گھوم جائے اور ہر براعظم کی ہر ثقافت کے نمونے دیکھے جبکہ اسے شہر بھی نہ چھوڑنا پڑے۔ آپ مین ہٹن کے چائنا ٹاؤن کی سیر بھی کر سکتے ہیں اور کوریٹاؤن کی بھی۔ آپ جیکسن ہائٹس میں چھوٹے پاکستان جاسکتے ہیں، برانکس میں چھوٹے اٹلی اور بروکلن میں چھوٹے اوڈیسا کا دورہ بھی کر سکتے ہیں۔ اور تھوڑے سے وقت میں خود دیکھ سکتے ہیں کہ یہ بات کتنی سچ ہے۔ ہماری ناقابل یقین ڈائیورسٹی نے ہمارے شہر کو رہنے، کام کرنے، اور وزٹ کرنے کے لئے دنیا کی توانائی اور زندگی سے مالا مال بہترین جگہوں میں سے ایک بنا دیا ہے۔ اگر آپ کو اس کا براہ راست تجربہ بھی نہیں ہوا تو ہم امید کرتے ہیں کہ آپ جلد اس تجربے سے گزرنا چاہیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے صرف گزشتہ سال میں 47 ملین آنے والوں کو خوش آمدید کہا ہے۔

اس ماحول میں پلنے بڑھنے والوں کی شخصیت میں دوسری ثقافتوں کا احترام قدرتی طور پر آجاتا ہے۔ ہمارے بچے ایسے تعلیمی اداروں میں جاتے ہیں جو ایک طرح سے اقوام متحدہ کا منی ایچر ہیں، اور وہ ان بچوں سے مل کر کھیلتے ہیں جن کے والدین زمین کی دوسری طرف پلے بڑھے۔ کئی سکول کے بچے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں تو اپنے خاندانوں میں انگریزی سے مختلف زبانیں بولتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد سے وابستہ روایات سیکھتے ہیں جبکہ وہ امریکہ کے مستقبل کی تعمیر میں اپنا کردار بھی ادا کرتے ہیں۔

قبولیت اور احترام ایک نیویارک شہر تک ہی محدود نہیں بلکہ پوری قوم کا خاصہ ہیں۔ ہماری تو قومی مہر پر درج مانو کٹی سے ایک ایسی کچھ کہتا ہے۔ صدیوں سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ دنیا کا دوسرا گھر رہا ہے، ایک زندہ علامت اس سب کی جو کوئی قوم حاصل کر سکتی ہے جب برداشت، آزادی اور مساوات اس کے رہنما اصول ہوں۔ ہمیں فخر ہے کہ اکیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں یہ سچائی زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آئی ہے۔ نیویارک رہنے کی حیثیت میں ہم اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہمارا شہر وہ جگہ ہے جہاں دنیا کے ہر حصے سے آنے والوں کا استقبال کھلے دل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ■



california **DREAMIN'** کیلیفورنیا خوابوں کی سرزمین

California Dreamin' on
such a Winter's Day...

’کیلیفورنیا ڈریمن آن ای ونٹرز ڈے‘
یعنی سردی کا ایک خوبصورت دن اور کیلیفورنیا خواب دیکھ رہا ہے۔

by Joseph Schaller

This refrain from folk group "The Mamas and Papas" characterizes what California has long symbolized: a land of dreams basked in eternal sunshine that draws in people like the siren singers in the Odyssey of Homer. The state where dreams are fulfilled has long been part of California lore: from the Gold Rush beginning in 1848, to the rise of Hollywood in the early twentieth century, to the dot.com boom and bust whose symbolic capital was Silicon Valley in the 1980s.

یہ بول فوک گروپ 'ماما اینڈ پاپا' کے ایک گیت کے ہیں جو اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ صدیوں سے کیلیفورنیا کیسا ہے۔ خوابوں کی دنیا جو ہمیشہ ایک سنہری دھوپ میں نہائی ہوئی ہمیں ہومر کی اوڈیسی کی یاد دلاتی ہے جس میں سائرن کے نغمے لوگوں کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔ کیلیفورنیا کی داستان صدیوں سے اس سرزمین کی داستان ہے جہاں سب خوابوں کی تعبیر ملتی ہے، چاہے وہ سونے کی تلاش میں آنے والے لوگ ہوں جن کی آمد 1848ء سے شروع ہوئی، یا بیسویں صدی کے اوائل میں ہالی وڈ کا ابھرنے والا پھر 1980ء کی دہائی کا ڈاٹ کام کا بام عروج پر پہنچنا، جس کا علامتی نام سیلیکان ویلی تھا۔

Calisphere, University of California



Calisphere, University of California



Calisphere, University of California



A State Rich in History

Like much of the U.S., the state's original inhabitants were more than 70 distinct Native American tribes who still make up about 2% of California's population. During the eighteenth century the state was a Spanish territory known as "Alta California." Mexico won California from Spain in the war of 1821, but lost it to the United States in the war of 1846-1848, during which the short lived "Republic of California" was declared. As part of the Compromise of 1850, California joined the United States as a free state, the thirty-first, in the process helping to deny the expansion of slavery to the west coast.

Oceans, Mountains, Deserts, and Valleys: You Can Find It All

Part of what makes California so amazing is its size, geological diversity, and economic vitality. Its 481 kilometer-long western border is the Pacific Ocean. In the east is the Sierra Nevada mountain range. In the northwest are vast tracts of redwood and Douglas fir forests. In the southeast is the Mojave desert. The state boasts Mt. Whitney, the highest point in the continental U.S. at 4421 meters. It also contains the lowest point, Badwater Basin in Death Valley at 86 meters below sea level, which regularly records the highest annual temperature in the country.

Economy: Valleys of Silicon and Citrus

If California were an independent country, its GDP would be larger than that of all but 8 countries and it would be the thirty-fourth most populous nation. In fiscal year 2011, California's gross state product was about \$1.96 trillion, the largest in the U.S. While

بھرپور تاریخ کی حامل ریاست

جیسا کہ امریکہ کے ہر حصے میں تھا، کیلی فورنیا میں یہاں کے اصل باشندوں کے 70 مختلف مقامی قبائل موجود تھے جو آج بھی یہاں کی آبادی کا 2 فی صد ہیں۔ اٹھارویں صدی میں یہ ریاست ہسپانوی علاقہ تھی جسے کیلیفورنیا آ لٹا کہا جاتا تھا۔ میکسیکو نے 192ء کی جنگ میں اسے ہسپانیہ سے جیت لیا لیکن 48-1846ء کی جنگ میں امریکہ کے پاس ہار گیا، جس دوران مختصر عرصے کے لئے اسے ری پبلک آف کیلیفورنیا قرار دیا گیا۔ غلامی کے مغربی ساحل کی سمت پھیلاؤ کو روکنے کے لئے 1850ء کے ایک سمجھوتے کے جزو کے طور پر، کیلی فورنیا ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے امریکہ کی ریاست بن گیا۔

سمندر، پہاڑ، صحرا اور وادیاں سب کچھ موجود

کیلیفورنیا کو حیرت انگیز بنانے میں اور چیزوں کے علاوہ اس کا حجم، ارضیاتی تنوع، اور اقتصادی صورت حال کا اہم کردار ہے۔ اس کا 481 کلومیٹر طویل مغربی ساحل بحرالکاہل ہے۔ شرق کی جانب سیرینوڈا کا پہاڑی سلسلہ ہے۔ شمال مغرب میں ریڈوڈ اور ڈگلس کے وسیع خطوں میں پھیلے ہوئے فز کے جنگلات ہیں۔ جنوب مشرق میں موہاوے کا صحرا واقع ہے۔ ریاست کو کاسٹینیل یونائیٹڈ سٹیٹس کے بلند ترین مقام ہاؤنٹ وٹنی 4,421 میٹر بلند کے جانے وقوع ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس میں کم ترین سطح والا مقام ڈیٹھ ویلی میں واقع بیڈواٹر بین بھی ہے جو سطح سمندر سے 86 میٹر نیچے ہے، جہاں ہمیشہ ملک کا بلند ترین سالانہ اوسط درجہ حرارت ریکارڈ کیا جاتا ہے۔

معیشت: سیلیکان ویلی اور سٹرس

اگر کیلیفورنیا ایک آزاد ملک ہوتا تو اس کی جی ڈی پی سوائے آٹھ ملکوں کے سب ممالک سے زیادہ ہوتی اور آبادی کے لحاظ سے یہ دنیا کا 34واں سب سے بڑا ملک ہوتا۔ سال 2011ء میں کیلیفورنیا کی مجموعی ریاستی آمدن تقریباً 1.96 ٹریلین ڈالر تھی جو کہ یونائیٹڈ سٹیٹس میں سب سے زیادہ ہے۔ جبکہ کیلیفورنیا سیلیکان ویلی کے نام



California is famous for its high tech industry, commonly referred to as "Silicon Valley," the central valley's agricultural economy also contributes greatly to the state's economic might. California is responsible for over half of all U.S. fruit production. I grew up in the San Fernando Valley in southern California, and one of my fondest memories as a child is riding my bicycle through seemingly endless groves of citrus trees.

A Diverse Population

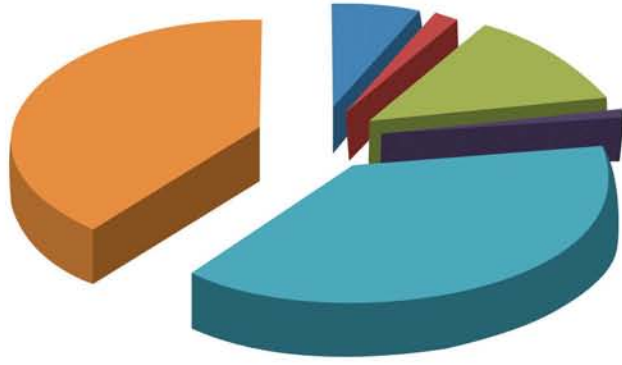
In my opinion, one of the state's greatest assets is its incredible ethnic diversity. When I was a graduate student at the University of California-Berkeley beginning in the late 1980s, the university proudly proclaimed that no single ethnic group constituted a majority of the student body.

سے موسوم اپنی ہائی ٹیک انڈسٹری کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے لیکن اس کی مرکزی وادی کی زرعی اکانومی بھی ریاست کی اقتصادی قوت میں ایک بھرپور حصہ ڈالتی ہے۔ کیلیفورنیا امریکہ کے پھلوں کی کل پیداوار کا نصف پیدا کرتا ہے۔ میں جنوبی کیلیفورنیا کی وادی سان فرنسیسکو میں پیدا ہوا ہوں جہاں میرے بچپن کی خوبصورت ترین یادوں سے وابستہ ایک ماٹوں کے بظاہر لامتناہی باغات کے پتوں بچ اپنی سائیکل چلاتا ہے۔

ایک متنوع آبادی

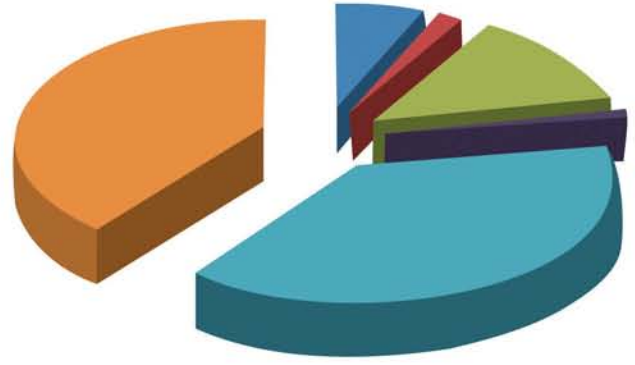
میری رائے میں ریاست کی اہم ترین دولت میں سے ایک یہاں کی آبادی کا نسلی طور پر ناقابل یقین حد تک متنوع ہونا ہے۔ 1980ء کی دہائی کے اوائل میں جب میں کیلیفورنیا یونیورسٹی برکلی میں ایک گریجویٹ طالب علم تھا تو ہماری یونیورسٹی کی انتظامیہ سٹوڈنٹ باڈی کی اکثریت کے کسی ایک نسلی گروہ سے نہ ہونے پر فخر کرتی تھی۔

Ethnic Composition of California



Black	Pacific Islander
American Native	Hispanic White
Asian	Non-Hispanic White

کیلیفورنیا نسلی تناسب



سیاہ	پیسفک آئی لینڈر
مقامی امریکی	سفید فام ہسپانک
ایشین	نان ہسپانک سفید فام

A True “Blue” State

California's political culture is idiosyncratic relative to the rest of the country. Californians are perceived as more liberal than other Americans, particularly those who live in the interior states. For sometime now California has been a reliably Democratic “blue state” in presidential elections: accepting of alternative lifestyles, not especially religious, with significant focus on environmental issues. Often a political trendsetter, California was the second state to recall its governor, the second state to legalize abortion, and the only state to ban marriage for gay couples twice by voters. California also engages in direct democracy via legislative bills and processes known as initiative, referendum, recall, and ratification respectively.

Sunny California, My Home State

California has not been my physical home since 1999. I relocated to Rochester, New York in that year to assume a position as a professor of South Asian religions and cultures at a private liberal arts college. While I very much enjoyed my time there, the long, grey, and snow-bound winters were hard to bear. In 2009, I left Rochester to join the U.S. State Department, which brought me to the Embassy in Islamabad in the spring of 2012. But like the song lyric that begins this short article, whenever I feel too dreary, day dreaming about California can dispel the clouds and make the moment sunny again! ■

کیلیفورنیا ایک ’بلیوسٹیٹ‘

امریکہ کی دیگر ریاستوں کے مقابلے میں کیلیفورنیا کی ریاست کا سیاسی کلچر مخصوص نوعیت کا ہے۔ کیلیفورنیا کے لوگ دوسرے امریکیوں، خصوصاً اندرونی ریاستوں کے مقابلے میں زیادہ لبرل سمجھے جاتے ہیں۔ کچھ عرصے سے کیلیفورنیا پر صدارتی انتخابات کے حوالے سے ایک ڈیموکریٹک ’بلیوسٹیٹ‘ کے طور پر بھروسہ کیا جاتا ہے، جو متبادل طرز زندگی کے لئے قبولیت رکھتی ہے، خصوصیت کے ساتھ مذہبی نہیں، اور ماحولیاتی مسائل پر خصوصی توجہ مرکوز رکھتی ہے۔ اکثر ایک سیاسی ٹرینڈ سیٹر، کیلی فورنیا دوسری ایسی ریاست تھی جس نے اپنے گورنر کا محاسبہ کر کے ہٹایا، ایسی دوسری ریاست تھی جس نے اسقاطِ حمل کو قانونی قرار دیا اور واحد ریاست تھی جس نے دومر تبہ ووٹ کی طاقت سے ہم جنس پرستوں کی شادیوں پر پابندی لگائی۔ کیلیفورنیا کی ریاست بحسب ٹیڈ بلیز اور طریق کار یعنی اینیٹیو، ریفرنڈم، ووٹ کے ذریعے عہدے سے ہٹانا، اور توثیق کو روک دینا لاتے ہوئے براہ راست جمہوری عمل میں حصہ لیتی ہے۔

دھوپ میں نہانی ہوئی میری آبائی ریاست کیلیفورنیا

سال 1999ء کے بعد سے میں کیلیفورنیا میں نہیں رہا۔ اس سال میں ایک نئی لبرل آرٹس کالج میں جنوب مشرقی مذاہب اور ثقافتوں کے ایک پروفیسر کا منصب سنبھالنے کے لئے راجسٹر نیویارک میں جا بسا۔ اگرچہ میں وہاں اپنے قیام سے بہت لطف اندوز ہوا لیکن وہاں کا طویل، خزاں آلودہ اور برف سے ڈھکا ہوا موسم سرما میرے لئے قابل برداشت نہیں تھا۔ سال 2009ء میں میں نے محکمہ خارجہ جو ان کرنے کے لئے راجسٹر چھوڑ دیا جو مجھے 2012ء کے موسم بہار میں اسلام آباد لے آیا۔ لیکن اس گیت کی طرح جس سے اس چھوٹے سے مضمون کا آغاز ہوا ہے جب بھی میں کچھ زیادہ اداس اور بوجھل محسوس کرتا ہوں تو کیلیفورنیا کے بارے میں پھر سے خواب دیکھتا ہوں جس کے نتیجے میں بادل چھٹ جاتے ہیں اور وہ لحد دھوپ میں نہا جاتا ہے۔ ■

SCHOLARSHIP OPPORTUNITIES TO STUDY IN THE UNITED STATES

facts

UNDERGRADUATE FINANCIAL AID

Edited by Wesley Teter and Nancy Keteku

AVERAGE COST

\$29,657
Public Four-Year Out-of-State
(College Board, 2011)

\$38,589
Private Nonprofit Four-Year
(College Board, 2011)

More funding for undergraduate study is available from private institutions.

81%

of international undergraduate students relied primarily on personal and family funds
(Open Doors, 2011).

10%

relied primarily on funds from the U.S. college or university
(Open Doors, 2011).

\$ 7,700,000,000
in financial assistance was offered to international students in 2010-11 (NAFSA, 2011).

FINANCIAL AID

More than
1,000
American colleges and universities award financial aid

or have a net cost below
\$ 20,000
(Keteku, 2012).

above
\$ 10,000
per international student,

Funding is also available for student athletes!

Over
1,000

U.S. colleges and universities offer athletic scholarships. For example, the University of Michigan spends

\$16,000,000

a year on scholarships for domestic and international student athletes (USA Today, 2011).

COMPETITIVENESS

College admission isn't as competitive as you might think.

Fewer than 100 colleges in the U.S. are highly selective, which means they accept less than 25% of applicants
(College Board, 2011).

tips AND RESOURCES

THE KEYS TO FINANCIAL AID - RESEARCH AND ENHANCEMENT

- » Success requires research, enhancement, confidence, and self-discipline.
- » Reality check: The more funding you need, the greater the competition. The most competitive colleges and universities in the United States admit <5% of international students applying for financial aid.
- » Each school has its own budget and policy for international financial aid. With the right amount of planning and research, study in the United States can be made affordable with high returns on your investment.
- » Be prepared to spend hours, days, weeks on selection of schools: No shortcuts! The College Board has an excellent search engine to help you find your best fit.

ENHANCE YOUR APPLICATION

- » Find the right college for YOU! To get started, explore Your 5 Steps to U.S. study from EducationUSA.
- » Remember: Go the extra mile. Don't accept, "Is this good enough?" Ask what else you can do to strengthen your application.
- » Your statements of purpose should illustrate your personal and academic strengths, not restate your resume.

REMEMBER: Demonstrate worth before financial need. How will you contribute to campus life?

75%

Close to 500 four-year colleges accept more than 75% of applicants says the College Board. If students and families can pay \$20,000 or more per year, admission with PARTIAL AID is not difficult.

25%

Keep in mind: there are
20

TOP STUDENTS

from all over the world, competing for each full scholarship, so you must distinguish yourself among a pool of outstanding students.




 The United States
Educational Foundation
in Pakistan
2014
FULBRIGHT
 Awards



Study for a Master's or PhD Degree in the U.S.

What is the Fulbright Program?

Fulbright is the flagship scholarship program of the U.S. Government available for foreign students to pursue graduate study in the United States. Students seeking Master's or PhD degrees can apply for this award which includes tuition, required textbooks, airfare, a living stipend, and health insurance. USEFP also assists with the visa process. Pakistani Fulbrighters are studying at universities all over the U.S. Every effort is made to place grantees in programs best suited to their academic background and study objectives.

Requirements

Eligible Master's applicants will have a four-year Bachelor's degree or a Bachelor's and Master's combination with a minimum of 16 years of formal education. PhD applicants must have Master's or comparable degree with a minimum of 18 years of formal education. All degrees must be from accredited universities. Pakistani citizens with strong academic histories, residing and working in Pakistan, and committed to returning to Pakistan are welcome to apply. All disciplines are eligible except clinical medicine. Applicants are especially encouraged to apply for the priority fields of energy, water, and agriculture. The Graduate Record Examination (GRE) is required for all applicants.

How to Apply

Visit www.usefpakistan.org to find information and application guidelines:

- ◆ Eligibility Requirements
- ◆ Application form and instructions
- ◆ Frequently asked Questions (FAQs)

Submission

Send the complete application to:

P.O. Box No. 1128
Islamabad, Pakistan.

Courier service is not accepted.

Applications must be received by **May 15, 2013** before 4:30p.m.

Questions?

Email info@usefpakistan.org or telephone the programs department at 051-843-1300.

Plagiarism in an application can lead to disqualification at any stage of the program.



Women, priorities, persons from FATA, Balochistan, Gilgit/Baltistan, Interior Sindh and other remote areas, and persons with disabilities are strongly encouraged to apply.



**An Afghan refugee in Pakistan
takes part in an entrepreneurial
income-building program funded by**

پاکستان میں یو ایس ایڈ کے پروگرام کاروبار
کی آمدن میں اضافہ میں شریک ایک افغان پناہ گزین خاتون



USAID
FROM THE AMERICAN PEOPLE

امیسی کے فیس بک پیج پر Like کیجئے۔ اور اپنے دوستوں سے بھی کہئے۔

"LIKE" THE EMBASSY'S FACEBOOK PAGE AND SUGGEST IT TO YOUR FRIENDS

[f /PAKISTANUSEMBASSY](https://www.facebook.com/PAKISTANUSEMBASSY)